Digitized by Khilafat Library Rabwah

Regd. L. No 2595 — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Regd. No. 2595 — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کی اہم فرائض کو بجالانیوالا واحد اخبار

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

نور

ہر ماہ کی ۳ ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا (۲) غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کی اہم فرائض کو ادا کرنا، (۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۲ روپے
" شاہی " ۴ "
" سرپرستوں سے ۵ "
سالانہ امراء سے ۱۰ "
" مالک غیر " ۱۰ "
صرف ۸ شلنگ

افسر خاص شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی قادیان میں باہتمام حبیب الرحمن صاحب زیدی عطار احمدی قادیان طبع ہوکر دفتر نور قادیان سے شائع کیا۔

جلد ۲۶ | اخبار نور قادیان دارالامان مؤرخہ ۱۷ نومبر ۳۶ء مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ | نمبر ۷

مُسلمانوں کی اَشدّ ضرُورت کی تکمیل!

۸ اکتوبر کا کانفرنس گزٹ علی گڑھ لکھتا ہے کہ " اس وقت مسلمانوں کو سخت ضرورت قرآن پاک کے سمجھنے اور اپنے سمجھنے کے بعد دوسروں کو سمجھانے کی ہے، سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے قرآن پاک کے گورمکھی اور ہندی ترجمے چھاپکر ان کی بڑی تعداد مفت تقسیم کی۔ یہ بجائے خود بہت بڑا کام ہے، جس پر مسلمانوں کے مقتدر حضرات اور والیان جائیداد و ریاست کو شرمانے کی ضرورت ہے، انجمنیں بنانے، جلسے منعقد کرنے اور تقریر کرنے یا کسی مقام پر صدارت کیلئے جانے اور مسلمانوں کے کندھوں پر اُٹھے اُٹھے پھرنے میں نہ لُطف ہی ہے اور نہ کچھ نتیجہ ہی ہے، نتیجہ خاموش کام کرنے میں ہے، غُل مچانے میں خود تو کچھ کام ہوتا نہیں دوسرے اس کام کو لے دوڑتے ہیں اور اس سے مسلمانوں کو بعد میں نقصان ہی نقصان پہنچتا ہے، تو ایسا شور و ہنگامہ کس کام کا، جس کا انجام مسلمانوں کا نقصان ہو، اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے اور توفیق دے کہ وہ کچھ کام کرنا سیکھیں "

نور - خاکسار ایڈیٹر نور کو فرقان حمید کے گورمکھی و ہندی تراجم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گورمکھی سیرت کے ذریعہ جو کچھ خدمت دین کی توفیق ملی، یہ محض اس اللہ کریم کا کرم ہے، ورنہ من آنم کہ من دانم - فالحمد للہ علی ذالک ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم - کیا میرے لئے یہ کچھ کم خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ وہ عظیم الشان کام جو بادشاہوں یا اقوام کی توجہ کو چاہتے تھے، یہ اس قادر خدا نے محض اپنی ذرہ نوازی سے مجھ جیسے بے زر اور بے پر سے لئے، اور پھر باوجود گورمکھی اور ہندی تراجم کی مفت اشاعت کے قوم پر کوئی بوجھ نہیں پڑا، اور ان مقدس تراجم نے غیر مذاہب پر جو اثر کیا اور ہو رہا ہے وہ اظہر من الشمس -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزے کے مسائل

(۱) روزہ کی نیت کرنا ضروری ہے رات ہی سے کرے تو بہتر ہے۔
(۲) سحری اخیر وقت تک کھانا یعنی صبح صادق سے پہلے۔ اور افطار غروب ہوتے ہی فوراً کرنا ثواب ہے۔
(۳) اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔
(۴) قصداً ایسا کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے اور روزہ توڑنے والے پر کفارہ لازم آتا ہے۔
(۵) ان عذروں کے سبب روزہ نہ رکھنا جائز ہے، مرض سفر، حمل، دودھ پلانا، سخت بھوک پیاس، جس سے جان جانے کا ڈر ہو، بہت بڑھاپا، حیض و نفاس، جب عذر جاتا رہے پھر قضا کرلے، یعنی جسقدر روزے چھوٹ گئے اسی قدر روزے رکھ لے، کبھی رکھنے کی طاقت یا وسعت نہ مل سکے، تو ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلاوے۔
(۶) تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، نہ سرمہ لگانے سے، نہ مسواک کرنے سے، ہاں بیٹھی مسواک کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے،
(۷) کلی کرنا یا ناک میں پانی دینا مکروہ ہے یا بھیگے ہوئے کپڑے کا ٹھنڈک کیواسطے پہننا بھی جائز ہے۔
(۸) روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا یا چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے ہاں اگر عورت کا خاوند بدمزاج ہو اور اس عورت کو سالن سے ذرا انگلی لگا کر چکھ لینا مکروہ نہیں ہے۔
(۹) حقہ پینے اور ناس نسوار لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۱۰) سنگی کھچوانے اور پچھنے لگوانے اور فصد کھلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
(۱۱) خوشبو سونگھنے سے (خواہ کسی قسم ہو) روزہ نہیں ٹوٹتا،
(۱۲) جھوٹ، چغلی، اور بدزبانی وغیرہ سے روزہ سخت مکروہ ہو جاتا ہے۔
(۱۳) ہوا کا غبار، یا چکی پیستے ہوئے آٹا، یا دوا کوٹتے ہوئے دوائی کا غبار حلق میں چلا جائے، تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔
(۱۴) رمضان میں رات کو نہانے کی ضرورت ہو تو مستحب ہے کہ سحری سے پیشتر نہائے، اگر بعد میں نہائے گا تو گو روزہ نہیں ٹوٹتا، مگر ثواب گھٹ جاتا ہے۔
(۱۵) قے، منہ بھر کے ہو، تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، تھوڑی ہو تو نہیں ٹوٹتا اور ایسی حالت میں قضا لازم آتی ہے کفارہ نہیں۔
(۱۶) اگر دانتوں میں رات کے کھانے سے کوئی چیز اٹک رہی ہو اور وہ چنے سے کم ہو، تو دن کو اس کے نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا
(۱۷) اگر کسی شخص نے ابر کی حالت وغیرہ میں بہ خیال غروب ہونے آفتاب کے روزہ کھول لیا، اور پیچھے معلوم ہوا کہ آفتاب باقی تھا تو قضا لازم آئیگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا۔
(۱۸) روزوں میں جھوٹ اور زیادہ بولنے اور دنیاوی خواہشات کی طرف رغبت کرنے کی ممانعت ہے، جھوٹ بولنے اور چوری کرنے اور بدکاری کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۱۹) کوئی شخص جبراً اگر کسی کے منہ میں کوئی کھانے پینے کی چیز ڈالدے تو روزہ توڑ دے اور بعد میں رکھ لے۔

تراویح - نماز تراویح سنت موکدہ ہے، نماز عشا کے بعد وتروں سے پہلے ۸ رکعت چار چار کرکے یا دو دو رکعت کرکے پڑھے، جماعت کے ساتھ بہت ثواب ہے، ہر چار رکعت کے بعد بیٹھ کر تسبیحات پڑھے، تراویح میں قرآن سننا اعلیٰ ثواب کا موجب ہے۔

اعتکاف - مسجد میں بیٹھے رہنے کو کہتے ہیں، کچھ دیر تک خدا کی خوشنودی کیلئے روزہ دار کو مناسب ہے، کہ آخری دس دن میں اعتکاف کرے، بغیر حاجت بول و براز کے مسجد سے باہر نہ نکلے، دن رات وہیں ذکر و فکر میں غرق رہے، عورت کو بغیر اجازت مرد کے اعتکاف جائز نہیں۔

شب قدر - یعنی ۲۷ ماہ رمضان کو رات بھر جاگنا اور خدا کے ذکر و فکر اور نوافل میں مصروف رہنا ہزار مہینوں کے برابر ثواب رکھتا ہے، ہر مسلمان کو اس رات جاگنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

صدقۃ الفطر - عید کی نماز سے پہلے صاحب توفیق کو صدقۃ الفطر دینا واجب ہے، صدقہ فطر یہ ہے کہ گھر کے تمام لوگوں کی طرف سے فی آدمی دو دو سیر گندم یا چار چار سیر بطور صدقہ فطر مساکین اور محتاجوں کو دیئے جائیں۔

عید الفطر - عید الفطر کے دن پہلے کھانا کھاوے، مسواک کرے، خوشبو لگائے، اچھے کپڑے پہنے اور تکبیر پڑھتا ہوا آہستہ آہستہ عیدگاہ کی طرف جائے، پہلے دو رکعت نماز سنت باجماعت پڑھے اور پھر خطبہ سنے، اور خطبہ کے بعد دوسرے راستے سے تکبیر کہتا ہوا گھر واپس آئے، عید الفطر کا وقت ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہے۔

دوستوں کی خدمت میں دعا کیلئے درخواست

رمضان کا مہینہ بہت بابرکت مہینہ ہے اور اس میں خدا کے کرم سے دعائیں کرنے کا موقع بھی خوب ملتا ہے، قرآن مجید کے ہندی ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت کی طباعت کی وجہ سے خاکسار ایڈیٹر نور قرضہ کی خاصی رقم کے بوجھ کے نیچے آگیا ہے، دوست اس مقدس مہینہ میں براہ کرم خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ جلد سے جلد مجھے اس قرضہ کے بوجھ سے نجات دے۔ یہ بات کوئی لکی چھپی نہیں کہ تبلیغی نقطۂ خیال سے ان اہم کاموں کی آج سے نہیں، بلکہ صدیوں سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی، دراصل ان کارہائے نمایاں کی تکمیل یا تو کسی دائمی ریاست کی سرپرستی کو چاہیئے تھی یا قوم کی مشترکہ توجہ کو ایک اکیلے آدمی کا اس کام کو سرانجام دینا ایسا ہی تھا جیسا کہ چاند پکڑنے کی کوشش کرنا۔ مگر ایک نومسلم جس نے غیر معمولی قربانیوں کے بعد اسلام کو حاصل کیا ہوتا ہے اور ان قربانیوں کی وجہ سے اس کے دل میں قدرتاً یہ بیتابانہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ کوئی فرد بشر بھی اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے، اس لحاظ سے وہ اس معاملہ میں نسبتاً زیادہ ذکی الحس اور اپنے پہلو میں ایک خاص دردمند دل رکھنے کا مالک ہوتا ہے۔ لہٰذا باوجود بے زر، بے پر ہونے کے اسی مقدس حس ولولہ اور جذبہ نے مجھے آمادہ کیا کہ میں ان کارہائے نمایاں کو اپنے کمزور ہاتھ میں لوں، سو الحمد للہ! یہ کارنمایاں قوم کے سامنے بہترین سے بہترین رنگ میں آگئے۔ اور خطرناک سے خطرناک دشمنوں نے بھی داد دی۔ اول تو اپنے پہلو میں دردمند دل رکھنے والے مسلمانوں کا یہ فرض اولیٰ ہونا چاہیئے، کہ تبلیغی نقطۂ خیال سے ان ٹھوس کاموں میں ایک مجاہد بھائی کا پوری طرح ہاتھ بٹائیں اور اگر وہ بدقسمتی سے ایسا نہیں کرسکتے، تو پھر دردِ دل سے دعا سے کام لیں، کہ خدا تعالیٰ مجھے اس قرضہ کے بوجھ سے جلد سے جلد نکالے، جو ان بہترین تبلیغی کاموں کی تکمیل وجہ سے ہوا ہے، میرا یہ عرض کردینا بھی بیجا نہ ہوگا، باوجودیکہ میں کئی سالوں سے بعارضہ ذیابیطس مبتلا ہوں، ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ میں اپنے آپ کو دماغی آرام دوں، مگر میں اس تبلیغی اہم ضرورت کی تکمیل کیلئے اپنی صحت کو زیادہ سے زیادہ خطرہ میں ڈالنے سے بھی نہیں رکا۔ یہ کام ایسے نہیں جو چند گھنٹوں کی محنت سے ہوجاتے، کئی سال تک روزانہ لگاتار پندرہ پندرہ سولہ سولہ گھنٹے ان کی تکمیل پہ دینے پڑے، پھر کہیں یہ مکمل ہوسکے، میرا یہ کہدینا بھی بیجا نہ ہوگا کہ اگرچہ ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبی رکھتی ہے، مگر فی زمانہ غیر مذاہب والوں کو فرقان حمید کے مقدس گیان و عرفان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم سے آگاہ کرنا یہ جملہ نیکیوں کی مستاج نیکی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اچھوتوں کو مساوات کون دے سکتا ہے؟

صدیوں کی ذلت آمیز زندگی گزارنے کے بعد اب اچھوتوں میں اس مذموم حالت سے نکلنے کیلئے جو احساس پیدا ہو رہا ہے، اس نے تقریباً سب اہل مذاہب کو بیدار کر دیا ہے اور ہر ایک اہل مذہب کی یہی خواہش ہے کہ اچھوت اس کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ ایسے مذاہب میں سے اس وقت پانچ خصوصیت سے اپنی جدوجہد کا ثبوت دے رہے ہیں، سناتنی۔ آریہ۔ عیسائی سکھ اور مسلمان۔ اب قابل غور بات یہ رہ جاتی ہے کہ ان مذاہب میں سے حقیقتاً کون سا مذہب کہلانے والے اچھوتوں کو روحانی، تمدنی، معاشرتی مساوات دے سکتا ہے۔

سناتنی اور اچھوت سب سے پہلے میں سناتنیوں کو لیتا ہوں، منوسمرتی اور منوشاستر جو سناتنیوں کے ہاں مقدس اور معتبر اور مسلمہ کتب ہیں، اب دیکھنا ہے کہ ان کتابوں میں کہلانے والے شودروں کو کس نظر سے دیکھا گیا، اور ان کی نسبت کیسے احکام صادر کئے گئے ہیں، لکھا ہے کہ۔ "شودر کیلئے ایک ہی کرم (فعل) پربھو (خدا) نے ٹھہرایا ہے، یعنی سچے دل سے برہمن کشتری، ویش ذاتوں کی خدمت کرنا۔" (منوادھیائے ۱ شلوک ۹۱) پھر لکھا ہے کہ "جو شخص شودر کو دھرم کا اپدیش دیتا ہے، وہ مع شودر کے دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں گرایا جاتا ہے۔" (منوادھیائے ۱۴ شلوک ۸۹)

اب یہ تعلیم کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے یعنی اور تو اور جو شخص شودر کو بھلی بات بھی کہے، اور نصیحت کرے، وہ بھی مع شودر کے دوزخ کے سب سے اسفل طبقہ میں گرایا جاتا ہے، یعنی ——— یہ بدقسمت گروہ اس قابل بھی نہیں سمجھا گیا کہ ——— اسے کچھ نصیحت ہی کی جائے، اسی پر بس نہیں، لکھا ہے کہ "شودر کے پاس بھی وید وغیرہ نہ پڑھے۔"

(منوادھیائے ۱۴ شلوک ۹۹)

یعنی اور تو اور شودر کے کان میں کوئی علمی یا ناصحانہ قول کی آواز بھی نہ پڑنی چاہئے، پھر لکھا ہے کہ "جو ذات میں برہمن ہو اور برہمن کا کام کچھ بھی نہ کرتا ہو، بیوقوف ہو وہ بھی راجہ کو دھرم اُپدیش (پند و نصائح) کر سکتا ہے اور شودر کیسا ہی ہو وہ اپدیش نہیں کر سکتا۔" (منوادھیائے ۸ شلوک ۲۰) صرف اسی پر بس نہیں اور لکھا ہے کہ "جو شودر برہمن کو دھرم اپدیش کرے اس کے منہ اور کان میں راجہ گرم تیل ڈلوا دے۔" (منوادھیائے ۸ شلوک ۲۷۲) منوجی کی اس تعلیم کی موجودگی میں سوامی دیانند کی اس تعلیم کی حقیقت اور وزن کچھ نہیں رہتا، جو انہوں نے ستیارتھ پرکاش سملاس ۴ صفحہ ۱۵۹ میں لکھا ہے کہ "جو برہمن ہو کر بے وقوف ہو وہ شودر ہے۔" اور ہندو مذہب کے سب سے بڑے مقنن اور شارح منوجی یہ کہتے ہیں کہ برہمن بہرحال برہمن ہے، خواہ وہ بے وقوف ہی کیوں نہ ہو، پھر لکھا ہے کہ "جو شودر بلند آواز سے برہمن وغیرہ کے نام کو دُر ذات کہے تو اس کے منہ میں بارہ انگل لوہے کی جلتی سلاخ ڈال دینی چاہئے۔" (منوادھیائے ۸ شلوک ۲۷۱) صرف اسی پر اکتفا نہیں ذرا اور آگے چلئے "اگر شودر برہمن یا کشتری یا ویش کے ساتھ ایک آسن پر بیٹھے تو اسکی کمر میں نشان کر کے نکال دیں، خواہ اس کے سرین کو کاٹ دیں کہ وہ مرنے نہ پائے۔" (منوادھیائے ۸ شلوک ۲۸۱)

یعنی اور تو اور ان کہلانے والے بدقسمت شودروں کو اتنا بھی حق نہیں کہ اگر کشتری یا ویش زمین پر بیٹھے ہوں تو یہ وہاں بیٹھ سکے، اس کے لئے تین ہی صورتیں ہیں، یا تو کھڑا رہے، یا زمین میں گڑھا کھود کر بیٹھے اور یا پھر اپنی پیٹھ کو اس حد تک زخمی کرائے کہ مرنے نہ پائے۔ پھر لکھا ہے کہ "جو شودر برہمن کے بال و گلا و پاؤں وغیرہ کو پکڑے اس کا ہاتھ کاٹ دینا چاہئے، اور اس بات کا خیال تک بھی نہ ہونا چاہئے کہ اسکو تکلیف ہوگی۔" (منوادھیائے ۱۸ شلوک ۲۸۳)

ذرا اور دیکھئے "شودر صاحب قدرت ہو کر بھی دولت جمع نہ کرے، کیونکہ شودر دولت پا کر برہمن کو تکلیف دیتا ہے۔" (منوادھیائے ۱۵ شلوک ۱۲۹) "اگر یہ شودر لالچ سے بڑوں کے کام کر کے دولت جمع کرے، تو راجہ کو چاہئے کہ اس کی دولت چھین کر اس کو جلد اپنے ملک سے باہر نکال دے۔" (منوادھیائے ۱۰ شلوک ۹۶) یعنی چوری سے نہیں، ڈاکہ سے نہیں اگر جائز محنت کے ساتھ یہ بدبخت شودر دولت جمع کرے تو صرف یہی نہیں کہ راجہ اس کی دولت چھین لے بلکہ اسے اپنے ملک سے بھی نکال دے، کیونکہ وہ شودر ہے۔ "برہمن شودر سے دولت لے لے اس میں کچھ بچار نہ کرے، کیونکہ وہ دولت کچھ اس کی ملکیت نہیں ہے وہ بے زر ہے، وہ شودر جو دولت جمع کرے اس دولت کا مالک اس کا سوامی ہے۔" (منوادھیائے ۸ شلوک ۴۱۷) یہ تو ہیں شودروں کے متعلق سناتنیوں کی کتب مقدسہ کے احکام۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ سناتنیوں کا مجموعی طرز عمل بھی کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے، کیونکہ آج تک اور تو اور یہ سناتنی بیچارے شودروں کو اتنا حق بھی نہیں دے سکے کہ وہ مندروں میں جا کر مورتیوں کو دیکھ سکیں، تمدنی و معاشرتی حقوق تو رہے دور

آریہ اور اچھوت۔ اب ہم ہندوؤں کے اصلاح یافتہ فرقہ کو لیتے ہیں، جنہیں عرف عام میں آریہ کہا جاتا ہے، اور جو ہر ایک اصلاحی تحریک میں بیش بیش رہنے کی کوشش کرتے ہیں، اور جو اچھوت اودھار یا اچھوتوں کو اپنے ساتھ وابستہ رکھنے کیلئے غیر معمولی بیتابی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کے لئے ستیارتھ پرکاش جو آریوں کے گورو سوامی دیانند جی کی مشہور و معروف تصنیف ہے کے سملاس ۴ صفحہ ۱۶ پر سوامی موصوف شودروں کیلئے یہ حکم نافذ فرماتے ہیں کہ "شودر کو چاہئے کہ برہمن، کشتری اور ویش کی خدمت مناسب طریق پر کرے اور اسی سے اپنی وجہ معاش پیدا کرے، شودر کا یہی ایک کام اور وصف ہے۔" (ستیارتھ پرکاش سملاس ۴ صفحہ ۱۶)

اس حکم میں شودروں کے طریق عمل کے متعلق کسی اشارے اور کنایے سے کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ صاف الفاظ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیان کیا گیا ہے، کہ شودر کا کام برہمن اور ویش کی خدمت بجالانا ہے، اور اسی سے وہ اپنی روزی پیدا کرے یعنی اسے پڑھنے لکھنے کا حق نہیں، زراعت کا حق نہیں، سرکاری ملازمت کا حق نہیں، کوئی پیشہ اختیار کرنے کا حق نہیں اس کا صرف یہی ایک کام ہے، کہ وہ اعلیٰ ذاتوں کی خدمت بجالائے، یہ ہے اس گروہ کے مقدس گرنتھ کی تعلیم، جو یہ کہتا ہوا تھکتا نہیں۔ کہ " ورن کرم سے ہے جنم سے نہیں"۔ یعنی قومیت افعال سے بنتی ہے پیدائش سے نہیں۔ مگر ان کے گورو اعظم کا ارشاد صریح اس کے برعکس ہے، ہاں اب یہ بات مزید قابل غور رہ جاتی ہے، کہ اس کے متعلق آریوں کا طریق کار اور طرز عمل کیا ہے۔ سو اس کیلئے یہ زیادہ مناسب ہوگا، کہ انہی کے گھر کے بھیدی کی گواہی پیش کی جائے، چنانچہ اس کے متعلق ۱۶ر نومبر کا جاگرت لکھتا ہے کہ " آریہ سماجیوں نے اچھوتوں کے ساتھ سہ بھوج تو شروع کر رکھا ہے، جو سوامی دیانند کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے، لیکن اچھوتوں کو اپنی لڑکیاں دینے کے متعلق ابھی تک کسی آریہ سماجی نے ہمت نہیں دکھائی اور نہ ہی مستقبل قریب میں کوئی امید ہو سکتی ہے، یہ نہیں کہ اچھوتوں میں بی۔ اے، ایم۔ اے، وکیل اور بیرسٹر موجود نہیں ہیں، بلکہ اس کی وجہ وہی ذات پات کے بندھن ہیں جس کے توڑنے کا زبانی اقرار تو کسی مہاشہ سے ایک نہیں بیسیوں دفعہ کرایا جا سکتا ہے، لیکن عمل کرنے کی کسی میں بھی جرأت نہیں ہے"۔ اب اس واضح گواہی اور گھر کے بھیدی کی شہادت نے معاملہ کو بالکل صاف کر دیا کہ آریہ سماج باوجود اس بلند آہنگی کے اچھوتوں کو مساوات دینے کیلئے تیار نہیں۔ باقی رہا سہ بھوج کا معاملہ سو اس کیلئے کوئی غلط فہمی نہ ہونی چاہئے، سہ بھوج کا یہ مطلب ہے کہ ایک قطار میں بیٹھ کر اپنے اپنے لڈو کھالئے اور بس۔ کیا ایک جگہ بیٹھ کر اپنا اپنا لڈو کھا لینے سے تمدنی اور معاشرتی مساوات کا حل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور کیا ایک اچھوت کو مہاشہ کہہ دینے سے یہ معاملہ طے ہو سکتا ہے حاشا و کلا۔ اب برخلاف اس کے ذرا دیکھئے کہ آج تک کسی نومسلم کو یہ شکایت پیدا نہیں ہوئی کہ مسلمان ہو کر اسے شادی بیاہ کے معاملہ میں کوئی دقت پیش آئی ہو۔ اس کے لئے اتنی ہی سہولتیں موجود ہیں، جتنی کہ ایک قدیمی مسلمان کیلئے، بلکہ بعض حالات میں اس سے بھی زیادہ۔ عیسائی اور اچھوت۔ اب میں عیسائیوں کو لیتا ہوں، گو مسیحی مذہب زبانی رنگ میں تو مساوات کا حامی ہے مگر عملی رنگ میں مساوات وہاں بھی نہیں، وہاں بھی کالے گورے کا امتیاز موجود اور گرجے الگ الگ، یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے، اور اس کے ثابت کرنے کیلئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں، پھر بھی بطور مثال ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے، جو ابھی حال ہی میں اخبارات میں آیا ہے " کیرالہ مسلم مشن کے اہتمام سے ریاست ٹراونکور میں پچھلے دنوں ایک جلسہ ہوا تھا، مسٹر اسماعیل سیٹھ صدر جلسہ کی تقریر اس قدر مؤثر ثابت ہوئی کہ پچیس اچھوت لیڈروں نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ ..... ان کے مسلمان ہوتے ہی جنوبی ہند میں قبول اسلام کے انفرادی واقعات رونما ہونے لگے، حلقہ کے لاٹ پادری نے محسوس کیا کہ اس کے پاس دولت ہے، اثر ہے، سرکاری حمایت ہے، مگر اچھوت محض اسلام کی عملی مساوات سے متاثر ہو کر مسلمان ہو رہے ہیں، اسلئے ترچناپلی کے بڑے کلیسا کی طرف سے یہ فرمان نافذ کر دیا گیا، کہ جہاں تک ہندوستانی گرجوں کا تعلق ہے، اچھوت مساوات کے مستحق ہیں۔

اس فرمان کے نفاذ کا یہ اثر ہوا کہ اونچے طبقہ کے عیسائی عوام برہم ہو گئے، ترچناپلی کے رومن کیتھلک عیسائیوں کا ایک فوری اجلاس سینٹ فرینکس چرچ میں اے امرتھا سوامی کی صدارت میں منعقد ہوا، مسٹر جی بورڈو سوامی پلائی وائس پریذیڈنٹ چرچ کمیٹی نے احتجاجی تقریر کی اور کہا کہ لاٹ نے جلد بازی سے کام لیا ہے، سابق لاٹ پادری نے کبھی ایسا نہیں کیا، بلکہ ذات پات کی تمیز روا رکھی، مسٹر ٹی گورو سوامی نے کہا کہ ہم اپنے حقوق کیلئے لاٹ پادری سے جنگ کرینگے مسٹر ایس آر سوامی نے کہا کہ یہ فرمان مساوات کی نہیں فساد کی جڑ ہے، مسٹر ایم ساوری ماتھو پلائی نے کہا کہ لاٹ پادری صاحب یورپین اور اینگلو انڈین کیلئے علیحدہ علیحدہ نشست معین کر کے امتیاز روا رکھتے ہیں لیکن ہم کالے ہندوستانیوں سے کہتے ہیں کہ اچھوتوں کے ساتھ بیٹھو ہم نماز پڑھنا چھوڑ دینگے، کیونکہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اچھوتوں کی اصلاح کا شور مچانے والے اچھوتوں سے ملنا تو درکنار ان کو اپنے دروازے کے سامنے دیکھنا بھی گوارا نہ کرینگے"۔

یہ حالات پڑھ کر اور دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے، کہ عیسائیوں میں مساوات ہے، ذرا آئیے اسلام کی طرف، آج ایک بھنگی مسلمان ہو کر نہ صرف یہی کہ بلا روک ٹوک مسجد میں جا سکتا ہے، بلکہ ایک مسلمان شہنشاہ کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس بھنگی سے مسلمان ہونے والے کو یہ کہنے کا یارا نہیں کر سکتی کہ تم ذرا آگے پیچھے ہو جاؤ ؎

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری درگہ میں جو پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

ایسی مساوات سوائے اسلام کے بنی نوع انسان کو اور کون دے سکتا ہے، زبانی جمع خرچ کر لینا بہت آسان ہے، مگر عملی رنگ میں اسے پورا کرنا دوسری بات ہے۔

سکھ اور اچھوت۔ اب رہا سکھوں کا معاملہ سکھ صاحبان اچھوتوں کو اپنے میں جذب کرنے کیلئے بہت ساعی ہیں، اور انہوں نے اس فنڈ میں سنا جاتا ہے کہ لکھو کہار روپیہ جمع بھی کر لیا ہے، اور ہر ایک قوم کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی ترقی اور توسیع کیلئے جد و جہد سے کام لے، اب میں اس شوق کے متعلق سکھوں کا گذشتہ طرز عمل پیش کرتا ہوں، شیر پنجاب جو سکھوں کا پرانا اخبار ہے اس کے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ " ذات پات اور چھوت چھات کا قوہم سکھوں میں بدقسمتی سے ہندوؤں ——— کی نسبت بھی زیادہ مضبوط اور زوردار جذبہ پایا جاتا ہے آج ہندو تو ہم کو ترک کر رہے ہیں مگر سکھوں کا اس کی قید سے آزاد ہونا بہت مشکل نظر آتا ہے۔

(شیر پنجاب ۱۵ر اپریل ۱۹۲۸ء صفحہ ۵)

پھر اور ملاحظہ فرمائیے۔ " (اچھوت قوم کے) مان سنگھ کو اس بات کا علم ہوا کہ سکھوں میں بہت سی تعداد ایسی ہے، جس کے کھانے کے دانت اور ہیں اور دکھانے کے اور، وہ کہنے کو تو مساوات مساوات کا شور کرتے ہیں، مگر جب عمل کا وقت آتا ہے تو ان کے پرانے ہندوانہ سنسکار (اثرات) جاگ اٹھتے ہیں، اور وہ اونچ نیچ کی تمیز مٹانے کا حوصلہ نہیں کرتے، اس نے ایک دفعہ تمام سنگت (جماعت) پر نظر ڈالی تو اس پر یہ بات مخفی نہ رہی، کہ وہ گورمکھ بھی جو لیکچر اور وکھیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتے وقت بڑے بڑے دعوے باندھتے ہیں، انکی کہنی اور کرنی ایک نہیں ہے ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند

اس نے دیکھا کہ اس شہر میں بڑے بڑے سکھ بھائی اپنی ہی ذات برادری میں لڑکے لڑکیوں کی شادی کرتے ہیں، آج تک یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ کسی کشتری سکھ نے اپنی لڑکی رام گڑھیے سکھ کو دیدی ہو، یا کسی رام گڑھیے سکھ کو حوصلہ ہوا ہو کہ وہ اپنی لڑکی کسی نیچ جاتی کے سکھ کو دیدے"

(شیر پنجاب ۲۳ مئی ۱۹۲۸ء صفحہ ۱۱)

آگے اور ملاحظہ فرمائیے :- "دوآبہ میں دس ہزار رہتیہ (اچھوت) سکھوں نے زمیندار سکھوں کی بہتیری منت و سماجت کی کہ کم از کم اتنے حقوق تو عطا کئے جائیں جتنے مسلمانوں کو حاصل ہیں، مگر ان کی ایک نہ سُنی گئی، ناچار ان میں سے بہت سے ..... مسلمان ہو گئے"

(شیر پنجاب ۲۳ مئی ۱۹۲۸ء صفحہ)

اور دیکھئے :- "امرت سر ۲۳ مارچ ۱۹۳۱ء کل دوپہر کا وقت تھا کہ رام سر کے پاس بھائی بوتا سنگھ شہید کی یادگار ہے، وہاں کے نہنگ سکھوں نے ایک بھائی جواہر سنگھ نامی (جو) وہاں درشن کرنے کیلئے گیا، اس نے پرکرما (طواف) کرنی چاہی، مگر نہنگوں نے اس کو اچھوت سمجھ کر پرکرما کرنے سے روکا، اس نے کہا میں سکھ ہوں میں نے پرکرما کرنی ہے، اس پر کہا جاتا ہے کہ ایک نہنگ نے کلہاڑی کے ساتھ اس پر وار کیا، مگر جواہر سنگھ نے کلہاڑی پکڑ لی، کہا جاتا ہے کہ پھر دوسرے نہنگ نے ایک چھُری جواہر سنگھ کے پیٹ میں بھونک دی اور وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا - دونوں نہنگ پکڑے گئے ہیں، پولیس تفتیش کر رہی ہے، لاش پوسٹ مارٹم کو بھیجی گئی ہے، بھائی جواہر سنگھ (مقتول) رام سر کے نزدیک نئی بستی کوٹ محمد خاں میں طبابت کا کام کرتا تھا، اس کے دو لڑکے ہیں، جن میں سے چھوٹا بچہ پانچسال کا ہے اور ان بچوں کی ماں پہلے ہی فوت ہو چکی ہے، جسوقت چھوٹا بچہ اپنے مردہ باپ کو دیکھ دیکھ کر رو رہا تھا، تو وہاں پاس کھڑے لوگوں کی آنکھوں سے بھی آنسو بہ نکلے"

(اخبار خالصہ سماچار امرت سر ۲۶ مارچ ۱۹۳۱ء صفحہ ۲)

اس قسم کے اور بھی کئی ایک واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں، مگر طوالت مانع ہے، بہرحال یہ واقعات اس بات کی بیّن دلیل ہیں کہ سکھوں میں بھی ہندوؤں کی طرح غیر معمولی رنگ میں اونچ نیچ کا جذبہ موجود ہے اور سکھوں میں بھی کہلانے والے اچھوت سکھ عملی رنگ میں مساوات سے محروم ہیں۔

اسلام اور اچھوت۔ اب میں اسلام کو لیتا ہوں، اسلام کی مساوات کے متعلق کچھ کہنا بلا شبہ سورج کو چراغ دکھلانا ہے

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب

فرقان حمید کی یہ تعلیم ہے کہ اکرمکم عند اللہ اتقاکم - یعنی تم میں وہی معزز اور مکرم ہے، جو نیکی اور پرہیزگاری میں بڑھا ہوا ہے، مضائقہ نہیں خواہ وہ کوئی ہو، عملی رنگ میں عرب، عراق، ایران، ٹرکی اور دیگر ممالک میں اسلام نے جو مساواتی اثر ڈالا اور دُنیا کی کایا پلٹ دی، اونچ نیچ اور کالے گورے کا امتیاز ہمیشہ کے لئے مٹا دیا، شاہ اور گدا کو ایک صف میں لا کھڑا کیا، میں فی الحال اسے نظر انداز کرتا ہوں اور اسے کسی دوسرے وقت پر اُٹھا رکھتا ہوں اور اس وقت میں اس ... کو لیتا ہوں جو اسلام نے ہندوستان کی کرۂ ہوائی میں اپنا مساواتی اثر ڈالا، ہندوستان میں اونچ نیچ، برہمن شودر، آریہ، اناریہ کی جو حیرت خیز اور تعجب انگیز تفریق مو... ہے، اسی مضمون میں میں پہلے کسی حد تک ذکر کر آیا ہوں، ایسے ملک میں جسے اونچ نیچ کا نہ صرف گھر بلکہ اونچ نیچ گر کہنا چاہئے میں مساوات کا پرچم ہلانا وہ بھی آج سے سینکڑوں برس پہلے یقیناً یقیناً دریا کی روانی کو بدلنا اور آسمان سے تارے توڑ کر لانے کے مصداق تھا، یا چاند کے پکڑنے کی آرزو کرنا تھا، مگر اسلام کے قدسی جذبہ اور حقیقی تڑپ نے اَن ہونی کو ہونی کر دکھلایا - آج جو اچھوتوں میں مساواتی احساس پیدا ہو رہا ہے، اور آریہ سکھ عیسائی وغیرہ بھی مساوات دینے کا زبانی دعویٰ کر رہے ہیں یہ سب اسلام کے طفیل ہے، اس سے قبل کسی کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی، کہ اچھوتوں کے دلوں میں بھی کبھی یہ احساس پیدا ہوگا، اور دیگر اقوام کم از کم زبانی رنگ میں ان کی ہاں میں ہاں ملانے کا حوصلہ کریں گی

یہ سب اسلام کی برکت ہے، ہندوستان جب مسلمانوں کے قبضہ میں آیا، تو دس غلام بادشاہوں نے ہندوستان پر حکومت کی، جن میں سب سے پہلا بادشاہ سلطان قطب الدین ایبک تھا، یہ اسلام ہی کا اثر تھا کہ ہندوستان کے ایک حجام قوم کے خدمتگار کو سلطان محمود غزنوی نے اپنی فوج کا سپہ سالار بنایا اور راجہ کا خطاب دیا، سلطان علاؤ الدین خلجی اور اسکی اولاد نے ملک گجرات کی اچھوت اقوام کے کئی اشخاص کو سپہ سالاریوں اور وزارتوں کے عہدے دئے، سلطان محمد تغلق اور خاندان تغلق کے دوسرے سلاطین نے مہار قوم کو جو ہندوستان کی اچھوت قوموں میں شامل تھی، اوج عزت پر پہنچایا، اور کلال نو مسلموں کو سپہ سالاریاں اور ملکوں کی صوبہ داریاں عطا کیں۔ سلطان فیروز تغلق نے اچھوت اقوام کے بچوں کو تعلیم دلانے اور سرکاری خزانے سے انکی پرورش و تربیت کر کے اعلیٰ معراج پر پہنچانے کیلئے ایک مستقل محکمہ قائم کیا، اور ان لوگوں نے بڑے بڑے مراتب پائے، اور ان میں بعض صوبوں کی گورنری تک پہنچے، لودھی خاندان کے عہد حکومت میں اچھوت اقوام کو بہت زیادہ ترقی کا موقعہ ملا، اور کائستھ قوم جو شودروں میں شامل تھی، سلطان سکندر لودھی کی توجہ اور نگہداشت کے نتیجہ میں ہندوستان کی سب سے زیادہ تعلیم یافتہ قوم بن گئی، اور سلطنت اسلامیہ کے تمام دفاتر کائستھوں ہی کے قبضہ میں آگئے، اسی طرح اور بھی بہت سی شودر قوموں کو جو ہزاروں سال سے ہندو شاستروں کے زیر اثر ذلت و غلامی کی زنجیروں میں جکڑی چلی آتی تھیں، مسلمانوں کی توجہ سے ترقی کرنے کے مواقع میسر آئے، اور وہ اپنے آپ کو انسانوں میں شمار کرنے کے قابل ہوئیں، اس زمانہ میں بھی جسکو آزادی و روشنی کا عہد کہا جاتا ہے، کوئی غیر مسلم حکومت ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی، جیسے مسلمان اپنی حکومت میں ہمیشہ پیش کرتے رہے، غرض اس بات سے قطعاً انکار نہیں ہو سکتا، کہ اسلام کا سب سے بڑا کارنامہ دُنیا میں غلام اور مجبور قوموں کو آزاد کرانا، اور پست و ذلیل جماعتوں کو اُبھار اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُٹھا کر اعلیٰ مقام پر پہنچانا اور عالم انسانیت میں مساوات و اخوت کا قائم کرنا ہے، اور تاریخ اور مسلمانوں کا طرز عمل اس کا بہترین گواہ ہے، اور کوئی دوسرا مذہب اس امر میں اسلام کا شریک و نظیر نہیں ہو سکتا، لہٰذا اگر اچھوت کہلانے والے حقیقی معنوں میں عملی مساوات اور انسانی حقوق لینے کے خواہشمند ہیں، تو سوائے اسلام کے یہ نعمت انہیں اور کسی بھی مذہب یا قوم میں نہیں مل سکیگی، اسلئے وہ اگر اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو موجودہ ذلت آمیز حالت سے نکال کر حقیقی معنوں میں برادرانہ اخوت اور مساوات کی نعمت سے مالا مال کرنا چاہتے ہیں، تو انہیں بغیر مزید تاخیر کے جلد سے جلد حلقہ بگوش اسلام ہو جانا چاہیئے، جہاں نہ کوئی برہمن ہے اور نہ کوئی شودر، سب مسلمان بھائی بھائی ہیں، یقیناً کہلانے والے اچھوت بھائی ایسا کر کے نہ صرف اپنے آپ پر ہی رحم کرینگے، بلکہ اپنی اولاد پر بھی، جو صدیوں کی ذلت آمیز زندگی سے نکل کر یکدم عزت کے کرۂ ہوائی میں آجائیگی، میں تہ دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اچھوتوں کو توفیق دے اور وہ اسلامی برکات سے بابرکت ہو کر جلد سے جلد عزت اور آبرو کی زندگی حاصل کر سکیں۔

شذرات

اُردو اور پنڈت جواہر لعل نہرو

پنڈت صاحب موصوف اپنے ایک خط میں ڈاکٹر سید محمود صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "آپ کے صوبہ بہار میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ آسانیاں جو اردو زبان کو حاصل ہیں اس سے چھین لی جائیں، میرے خیال میں یہ رویہ بڑا غلط ہے، ہمیں چاہیئے کہ ہم دونوں رسم الخطوں کے لئے ہر جگہ دروازے کھلے رکھیں اور دونوں میں سے کسی ایک کو جسکو لوگ پسند کریں استعمال کرنے کی اجازت دیں، افسوس کہ زبان کا مسئلہ بھی مذہبی بن گیا ہے بعض نامعلوم اسباب کی بناء پر یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ اردو مسلمانوں کی زبان ہے مگر میں بصد ادب عرض کرونگا کہ میں اسے ماننے کیلئے تیار نہیں، میں اردو کو اپنی زبان سمجھتا ہوں جسے میں بچپن سے بولتا چلا آیا ہوں"۔

پنڈت صاحب کا یہ ارشاد صحیح ہے کہ بعض ہندو اور آریہ اخبار نویس صاف الفاظ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ اردو کا پڑھنا پڑھانا اسلامی انجیکشن لینے کے مترادف ہے، حالانکہ وہ خود اپنے اخباروں کو اردو میں شائع کرتے اور اردو زبان میں ہی گفتگو کرتے ہیں اس سے بڑھ کر ناشکرا پن کی اور کیا علامت ہو سکتی ہے، کہ جس درخت کے سایہ میں آرام کیا جائے اسی پر ہی تبر رکھا جائے۔

مُسلمانوں کی رواداری

علی گڈھ کانفرنس کے صدر راجہ صاحب محمود آباد کی طرف سے مشہور افسانہ نگار منشی پریم چندر کی رحلت پر اظہار رنج و ملال کا ریزولیوشن پیش ہوا جو حاضرین نے احتراماً استادہ ہو کر پاس کیا، مسلمانوں کی رواداری کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اظہار ہمدردی کیلئے پریم چندر یا حبیب اللہ میں کوئی امتیاز نہیں کیا، حالانکہ منشی پریم چندر صاحب کی جس قدر تصانیف ہیں وہ سب کی سب ہندو تمدن اور معاشرت کی اصلاح پر مبنی ہیں، اگر میرے ہندو بھائیوں میں بھی یہ جذبہ پیدا ہو سکے، کہ وہ ہر قابل قدر شخص کی قدردانی کیلئے آمادہ ہو سکیں، خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان، تو ہندوستان کے آج ہی بھلے دن آسکتے ہیں۔

۲۷ ستائیس روپے سی دو لاکھ تین ہزار

۵ نومبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "موضع کملے والا کے ایک دیہاتی نے ۱۸۹۶ء میں -/-/۲۷ روپے قرض لئے تھے، اب اس کے قرضخواہ نے دو لاکھ روپیہ بطور سود کا مطالبہ کیا ہے، واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ لالہ کیشور چند نے عمر او غیرہ کو -/۸۷ روپے بطور قرضہ دیئے، اور ۱۶ اگست ۱۸۹۶ء کو ۲½ گھماؤں زمین لالہ کیشور چند کے پاس رہن رکھی، اس روپیہ میں سے لالہ کیشور چند کو -/۶۰ روپے سود کے عوض زمین کی پیداوار لینے کا حق تھا، باقی روپیہ پر دو آنے فی روپیہ فی فصل پر سود در سود مقرر کیا گیا، اور ہر ششماہی کے بعد حساب کرنے کا فیصلہ کیا گیا، پچھلے اگست میں مالکان زمین نے درخواست کی کہ زمین واگذار کی جائے اور ریونیو اسسٹنٹ نے حکم دیا کہ -/۶۰ روپے ادا کرنے پر زمین واگذار کر دی جائیگی، اب لالہ کیشور چند نے سب جج فیروزپور کی عدالت میں دعویٰ کیا ہے کہ رہن نامہ کی شرائط کی بموجب اس کا کل روپیہ ۲۰۳۱۲۰ ہوتا ہے"۔

یہ ہیں سود در سود کے عجائبات، گویا چالیس سال کے عرصہ میں ستائیس روپے کے دو لاکھ تین ہزار بن گئے، کیا ایک دفعہ کوئی بدقسمت ایسے قرضہ کے بوجھ کے نیچے آکر پھر اُٹھ سکتا ہے؟ مشکل! پھر ایسی لوٹ کی روک تھام کیلئے جب گورنمنٹ نے ساہوکارہ بل پاس کیا تو ہندو پریس نے غیر معمولی ہڑبونگ مچائی اور منا رہا ہے حالانکہ انہیں خود بھی خیال کرنا چاہیئے، کہ آخر سود کی بھی کوئی حد ہوتی ہے، اور قرض لینے والوں کو بھی اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

دیوالی اور ہندو

۶ نومبر کا جاگرت لکھتا ہے کہ "دیوالی کے تیوہار پر ہم ایسی حرکات کر جاتے ہیں جو کہ نہ صرف ہماری شان کو بٹہ لگاتی ہیں، بلکہ ہمارے ملک کی لکھشمی (دولت) کو بھی باہر بھیجنے کا کارن (سبب) بنتی ہے، اور ہمارے اخلاق کا دیوالہ نکالنے کا باعث بنتی ہے اس تیوہار کو منانے کیلئے اندھا دھند بدیشی (غیر ملکی) زرق برق لباس خریدنا، غیر ممالک کے بنے ہوئے کھلونے اور دیگر اشیاء مول لے کر اپنی دولت کو دوسروں کے حوالے کرنے کا نتیجہ اپنے ہاتھوں اپنی قوم کی لکھشمی کو دوسروں کے حوالے کرنا نہیں تو اور کیا ہے"۔

بات معقول ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور قباحت ہے، جس کی بیخ کنی کیلئے سب ہندو پریس کو خواہ وہ آریہ ہو یا سناتنی اپنی پوری توجہ دینی چاہیئے، اور وہ ہے جُوا۔ دیوالی کے تیوہار پر جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کثرت سے جُوا کھیلا جاتا ہے، اسے کسی اور کی نسبت خود ہندو پریس زیادہ بہتر سمجھتا ہے، اگر یہ کہا جائے کہ جوئے میں ملک کا روپیہ ملک میں ہی رہتا ہے اس لئے اسے نظر انداز کر دینا چاہئے، تو یہ درست نہیں کیا بدی کو اسلئے گوارا کر لیا جائے کہ اس کے کرنے والے اہل ملک ہیں؟ بدی بہرحال بدی ہے، اور وہ اپنے بُرے نتائج میں کسی کا لحاظ نہیں کرتی، جسقدر جلدی اس کی بیخکنی ہو اتنا ہی اچھا ہے، مجھے افسوس ہے کہ ہندو ہمسایوں کی دیکھا دیکھی بعض عاقبت نااندیش مسلمان بھی اس بدی میں مبتلا ہو رہے ہیں، ہندوؤں میں بعض اقتصادی خوبیاں بھی ہیں، ان پر تو مسلمان توجہ کرتے نہیں، اگر ان سے لی تو بُرائی۔ حالانکہ قرآن مجید میں جوئے کی جسقدر برائی بیان کی گئی ہے، وہ اظہر من الشمس ہے، مگر افسوس کہ جب مسلمانوں نے عملی رنگ میں فرقان حمید کی مطہر تعلیم کو ہی چھوڑ دیا، تو یہ اس بابرکت کتاب کے بابرکت فیوض سے مستفیض ہی کیسے ہو سکتے ہیں۔

سنیما اور ہندو

۶ نومبر کا جاگرت لکھتا ہے کہ "آجکل کے دیوستھانوں (معبد) سے تو یہ فلم سٹیڈیو ہزار درجہ اچھے ہیں"

"یہ ہے اس مضمون کا خلاصہ جو کہ لاہور کے ایک معزز آریہ سماجی گھرانے کی ایک لڑکی پربھا نے فلم ایکٹرس بننے کے بعد اخبارات میں شائع کرایا ہے، آج تک یہی سمجھا جاتا ہے کہ اس کے ثبوت میں کئی نامور ایکٹرسوں اور دیگر متعلقہ اصحاب کے بیان پیش کئے جا سکتے ہیں کہ فلم سٹیڈیو میں کام کرنے والی فلم ایکٹرسوں کی عصمت ہر وقت خطرہ میں ہے، وہاں ایک کامیاب ایکٹرس بننے کیلئے ڈائرکٹر سے لیکر معمولی معمولی ملازمین کی خواہشات کو پورا کرنا پڑتا ہے، اور اپنی عزت کو محفوظ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، مگر یہ شرف پنجاب کی اس لڑکی کو ہی حاصل ہوا ہے کہ وہ اپنے متعلق یہ لکھے کہ وہاں جانے کے بعد وہ دن بدن ادھیاتمک گیان (روحانی علم) حاصل کر رہی ہے" ہمعصر جاگرت کو اس پر تعجب نہیں کرنا چاہئے اگر ترقی کی یہی رفتار رہی تو کچھ تعجب نہیں کہ فلم سٹیڈیو نہ صرف دیواستھان (معبد) ہی نظر آئیں۔ بلکہ کیا تعجب کہ ایکٹرس وغیرہ ساکھشات ... کا روپ نظر آئیں، میری زبردست خواہش ہے کہ ہندو پریس اس وبا کے برخلاف بڑی سختی سے اپنی آواز کو بلند کرے، ورنہ اس کے مذموم نتائج کسی توضیح کے محتاج نہیں اور میں اسلئے بھی اس بدی کی جلد سے جلد بربادی چاہتا ہوں، کہ ہندو قوم میری ہمسایہ ہے اور جب ہمسایہ کے گھر میں آگ لگی ہو تو دوسرا ہمسایہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتا، اور ہمسایہ کا فرض ہے کہ وہ آگ بجھانے میں پوری پوری مدد کرے۔

آریہ سماج اور اچھوت

یہی ہمعصر دوسری جگہ لکھتا ہے کہ "آریہ سماجیوں نے اچھوتوں کے ساتھ سہ بھوج شروع کر رکھا ہے جو سوامی دیانند کی آگیا (تعلیم) کے سراسر خلاف ہے لیکن اچھوتوں کو اپنی لڑکیاں دینے کے متعلق ابھی تک کسی آریہ سماجی نے ہمت نہیں دکھائی، اور نہ ہی اسکی مستقبل قریب میں کوئی امید ہو سکتی ہے، یہ نہیں کہ اچھوتوں میں بی اے، ایم اے، وکیل اور بیرسٹر موجود نہیں بلکہ اس کی وجہ وہ ذات پات کے بندھن ہیں جن کے توڑنے کا زبانی اقرار تو کسی آریہ مہاشہ سے ایک نہیں بیسیوں دفعہ کرایا جا سکتا ہے لیکن عمل کرنے کی کسی میں بھی جرأت نہیں ہے" جاگرت نے سچ کہا ہے، آریہ سماج کوئی بھی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتا، ہاں "واروں سو گز پھاڑوں نہ ایک گز" کی مثال اگر کسی نے دیکھنی ہو تو وہ آریہ سماج کو دیکھ لے، یہ شرف صرف اسلام کو ہی ہے جس میں کوئی اچھوت نہیں ہے، سب مسلمان بھائی بھائی ہیں، اسلامی اخوت اپنی نظیر آپ ہے، کیونکہ اسلام کی یہ تعلیم ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ تم میں وہی معزز اور مکرم جو نیکی اور پرہیزگاری میں زیادہ بڑھا ہوا ہو، مضائقہ نہیں خواہ وہ کوئی ہو۔

ویدک سوم پان

۸ نومبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ "پورانک (قدیمی) اندر (دیوتا) کو جب کبھی اسروں (غیر آریوں) سے یدھ (جنگ) کرنا ہوتا ہے، وہ اوشیہ (ضروری) سوم پان (سوم کا پینا) کرتا ہے، اب باقی رہا یہ سوال کہ سوم کیا چیز ہے اس کے متعلق رگوید میں یہ لکھا ہے، ٹیڑھے پتے والے سوم کو حور تمثال نازنین اپنے نازک ہاتھوں سے (ساگ کی طرح دھو ہنا کر) پیستی تھیں، بعدہٗ کپڑے کو گھڑے پر رکھکر اسے چھانتی تھیں، اس میں دودھ یا دہی بھی ملاتی تھیں ..... چمڑے کے برتن میں بھر بھر کر آریہ لوگ اسے پیتے تھے۔ (رگوید منڈل ۹ سوکت ۶۶ و ۷۰ و ۹) پھر رگوید میں لکھا ہے کہ یہ سوم رس ایک نشہ آور چیز ہے، (رگوید ۲۳/۴ ۱۰) اب سوم رس بوٹی کسی تشریح کی محتاج نہیں رہی، اور ہر ایک سمجھدار انسان تھوڑے غور سے بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ سوم لتا کیا چیز ہے، کیا اس چیز کی موجودگی میں آریہ دوستوں کو اسلام کے امرت پان پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے جس میں کوئی نشہ نہیں، اور جسے پان کر کے معرفت بڑھتی اور اللہ کی محبت زیادہ سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

ہندو اور گائے

اگر مسلم پریس کبھی بھولے سے بھی یہ کہدے کہ ہندوؤں کی واجب الاحترام پستکوں (کتابوں) میں گائے کی کوئی عظمت نہیں تو ہندو پریس آپے سے باہر ہو جاتا ہے، حالانکہ وہ خود بھی کبھی ایسی سچی بات کہہ جاتا ہے، چنانچہ ۸ نومبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ "۱۴ اسوج سمت ۱۹۹۳ کو شری پوجیہ پنڈت منسارام جی "ویدک توپ" آریہ اُپدیشک سامانہ میں پدھارے اور پنڈت جی نے شرادھ وشہ (موضوع) پر لیکچر دیا، اور انہوں نے حوالجات دیتے دیتے یہ بھی بتلایا کہ شرادھ میں کئی پرکار کا مانس (گوشت) کھانا بتلایا ہے کہ کس مانس سے کتنے دن ترپتی (تسکین) رہتی ہے، اور گائے کے مانس کے متعلق یہ رائے ہے کہ ایک سال تک گائے کے مانس سے پتروں (بزرگوں) کی ترپتی رہتی ہے، اس پر سناتن دھرم کے ٹھیکیدار گھبرا گئے، کہ ایسا نہیں لکھا، گو دوسرے مانس بالکل درست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں، لیکن گائے کے مانس کا ذکر نہیں۔ اس پر پنڈت منسارام جی بولے کہ مہابھارت بن پرب ادھیائے ۲۰۸ شلوک ۸ تا ۱۸ میں رنتن دیو کے کچن کا ذکر ہے کہ وہاں گائے وغیرہ کئی پرکار کے مانس کا پکنا لکھا ہے۔" یہ اقتباس ایک آریہ اخبار کا ہے اور اس کے کہنے والے بھی ایک آریہ اپدیشک (مبلغ) ہیں۔ لہٰذا اس پر کسی قسم کی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں، ہاں صرف میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ کیا اسی بات پر آئے روز ہندوؤں اور مسلمانوں میں سر پھٹول ہوتی رہتی ہے، کاش ہم لوگ اپنے مذہبی گرنتھوں (کتب) سے واقف ہوتے یا ایک دوسرے سے رواداری کی خوبی کو سمجھتے تو آج ان معمولی معمولی باتوں کیلئے ہندوؤں اور مسلمانوں میں یہ آزردگی کشیدگی اور تنفر نہ ہوتا،

سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ میں اب گنتی کے روز ہی رہ گئے ہیں۔ دوستوں کو ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے مسلمان کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف ہی ہوتا ہے، اس لئے مجھے قوی توقع رکھنی چاہیئے، کہ خدا کے کرم سے ہمارا یہ دینی اجتماع پہلے سے بھی زیادہ شاندار ہوگا، دوستوں کو چاہیئے کہ غیر از جماعت دوستوں کو بھی اس پاک اجتماع میں لانے کی کوشش کریں، ان دنوں خصوصیت کے ساتھ ہمارے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں، کہا جاتا ہے کہ ہمارا کعبہ الگ، اذان الگ، اور نماز الگ، غرضیکہ ہم نے ایک نیا دین بنا لیا ہے، یہ سب دوری کا نتیجہ ہے، جب وہ ہمیں قریب ہو کر دیکھینگے، تو انہیں معلوم ہو جائے گا، نہ صرف یہی کہ بالکل غلط ہے بلکہ یہ پورے مسلمان اور اسلام کیلئے اپنے دلوں میں نہ بجھنے والی آگ رکھتے ہیں، اور اس غلط فہمی کا دور ہو جانا یہ کچھ کم کامیابی نہیں ہے۔

اچھوتوں میں تبلیغ

۱۹۱۰-۱۱ء میں میں نے اپنے اخبار میں وضاحت اور صراحت سے کئی مضامین لکھے، کہ راجپوتانہ میں جلد ہی ارتداد کی وبا پھوٹنے والی ہے، مسلمانوں کی فرض شناس انجمنوں کو ابھی سے اس طرف توجہ دینی چاہیئے، مگر مسلمان اور ان کی انجمنیں ٹس سے مس تک نہ ہوئیں، جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ۱۹۲۲ء میں راجپوتانہ میں ارتداد کی وہ تند آندھی چلی کہ خدا کی پناہ، اور اس وقت مسلمانوں کی انجمنیں بھی بے تحاشا پہنچ گئیں، مگر کوئی بات بنائے نہ بنی، کیونکہ چڑیاں قریباً کھیت چگ چکی تھیں، آنوں کی جگہ روپے اور روپوں کی جگہ اشرفیاں خرچ ہوئیں، مگر نتیجہ چنداں تسلی بخش نہ نکلا، ہاں اگر اس کا عشر عشیر احساس بھی ۱۹۱۰ء میں پیدا ہو سکتا، تو روپوں کا کام پیسوں میں ہو سکتا تھا، اور نتیجہ بھی شاندار رہتا، اس کے ساتھ ہی میں وقتاً فوقتاً ۱۹۰۹ء سے ہی اچھوتوں میں تبلیغ کے متعلق بیسوں نہیں، سینکڑوں مضامین لکھ چکا ہونگا مگر مسلمانوں نے اس اہم تبلیغی شعبہ کی طرف آج تک بہت ہی کم توجہ کی ہے، اگر کرتے تو اس شق میں تبلیغی نتیجہ خدا کے کرم سے خوش کن رہتا، اب اچھوتوں کے آٹھ کروڑ ٹھڈی دل میں اپنی موجودہ ذلیل حالت کے متعلق احساس پیدا ہو رہا ہے، اور وہ جلد سے جلد اس حالت سے نکلنے کے درپے ہیں، آریہ، عیسائی، سکھ وغیرہ انہیں اپنے میں شامل کرنے کیلئے غیر معمولی بیتابی کا اظہار کر رہے ہیں، اور ایسا اظہار ہونا بھی چاہیئے تھا، کیونکہ آٹھ کروڑ کا ٹھڈی دل کوئی تھوڑا نہیں ہوتا، یہ جس کے ساتھ بھی ہوگا، اس کی کثرت اور اس کی طاقت میں کلام ہی کیا، آئندہ حکومت کا دار و مدار رائے کے وزن پر نہیں بلکہ شمار پر ہوگا، جس کا شمار زیادہ ہوگا، ہندوستان کی سیاسی باگ ڈور اسی کے ہاتھ میں ہوگی، مجھے تعجب ہے کہ اس وقت اچھوتوں میں تبلیغ کی طرف سے مسلمان قریباً بے پرواہ ہیں، حالانکہ یہی مذہب اسلام ہی ہے جو حقیقی معنوں میں اچھوتوں کو روحانی اور تمدنی مساوات دے سکتا ہے، اگر مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہ دی تو یقیناً تبلیغی نقطۂ خیال سے اس سنہری تبلیغی موقع کو اپنے ہاتھ سے کھو دینگے، ہندو کئی دفعہ علانیہ یہ کہہ چکے ہیں کہ ہندوستان ہندوؤں کیلئے ہے اگر مسلمان ہندوستان میں آبرو کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو اس کیلئے دو ہی راستے ہیں، مشترکہ اغراض میں اتحاد اور تبلیغ، خصوصاً اس وقت اچھوتوں میں تبلیغ کے سوال کو ہرگز نظر انداز نہ کرنا چاہیئے، اگر مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہ کی تو مجھے اندیشہ ہے کہ خدانہ کرے کہیں ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی اسی راستے سے نہ گزرنا پڑے، جس راستہ سے ہسپانیہ کے بدقسمت مسلمانوں کو گزرنا پڑا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ دے

جماعت احمدیہ پونچھ کا مستحسن قدم

جماعت احمدیہ پونچھ نے سری راجہ صاحب بہادر آف پونچھ کی خدمت میں قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ و قرآن مجید کا ہندی ترجمہ و پوتر جیون (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت) کا روحانی تحفہ پیش کیا، جسے راجہ صاحب موصوف نے شکریہ سے قبول کیا، غیر مذاہب میں پیغام حق پہنچانے کا یہ بہترین طریق ہے، کہ ان ہی کی زبان میں پہنچایا جائے، کیونکہ اپنی مادری زبان یا مذہبی زبان کے ساتھ ایک خاص جذباتی اثر وابستہ ہوتا ہے، جسے ہر ایک بہتر سمجھ سکتا ہے اگر میں کسی ہندو کے سامنے یہ کہوں کہ الحمد للہ رب العلمین تو یقیناً ایک ہندو کو یہ الفاظ اتنی اپیل نہیں کریں گے جتنا کہ "سروستیوں کے یوگ (وہ) پرماتما ہی ہے جو سرو سنسار کا پرت پالک ہے" وغیرہ۔ اگر دوسری جماعتیں یا افراد بھی اپنے ہندو دوستوں کو اس قسم کے روحانی تحائف پیش کر سکیں، تو یقیناً یقیناً وہ اسلام کی بہترین خدمات بجا لائیں گے۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

پچھلے دنوں لاہور میں شہید گنج کانفرنس ہوئی اس کے صدر مولانا شوکت علی نے اپنے صدارتی خطبہ میں یہ کہا کہ "آپکو صبر اور حوصلہ سے کام لینا چاہیئے، اور باہمی خوش اعتمادی، رواداری اور صداقت کے راستے پر چلنا چاہیئے، تاکہ ہمارے ملک میں حقیقی مسرت کا راج ہو۔" (پرتاپ ۱۶ نومبر) - کیسے قابل قدر الفاظ ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تو ہے ایک مسلمان کی ذہنیت، اب ذرا اس کے بالمقابل ہندو ذہنیت ملاحظہ ہو، پچھلے دنوں لاہور میں ہندو یوتھ کانفرنس کا جلسہ ہوا، اس کے صدر ڈاکٹر رادھا کمار مکرجی نے اپنی صدارتی تقریر میں یہ کہا کہ "ہندوستان ہندوؤں کا ہے، یہاں کی اقلیتوں کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہئے جو پولینڈ اور یوگوسلاویہ میں دیگر اقلیتوں سے ہوتا ہے" (پرتاپ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

غور کیجئے ہندو اور مسلم ذہنیت میں کسقدر تفاوت ہے، مسلم ذہنیت یہ کہتی ہے کہ ہمیں باہمی رواداری سے کام لینا چاہئے۔ ہندو ذہنیت یہ کہتی ہے کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے زیر اثر رہنا چاہئے، ملک کے بھلے دن اسی وقت آئیں گے، جب ہر دو اقوام میں باہمی رواداری کی سپرٹ پیدا ہو سکیگی، ہندوؤں نے بھی یہیں رہنا ہے اور مسلمانوں نے بھی، باہمی کھٹا پٹی سے رہے تو کیا رہے، مسلمان کروڑوں کی تعداد میں ہیں، اور انہوں نے ہندوستان کو اپنا ملک بنالیا ہے، خدا ہندو بھائیوں کو سمجھ دے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچ سکیں کہ اب یہ ہندوستان ہندوؤں اور مسلمانوں کا سانجھا ہے، ہندوستان میں قومی کیرکٹر بنانے، تہذیب اور تمدن کے لانے میں مسلمانوں کا حصہ کسی اور سے کم نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہی ہے۔

درسی کتب سستی ہونی چاہئیں

ہم کئی سال سے متواتر لکھ رہے ہیں کہ درسی کتب بے حد گراں قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں، جس سے طلبا کے والدین کا کچومر نکل جاتا ہے، کتب اور دیگر ضروریات تعلیم کی وجہ سے تعلیم اتنی مہنگی ہو گئی ہے، کہ ایک متوسط الحال شخص کے لئے جس کے دو چار بچے سکول میں زیر تعلیم ہوں، کتب اور دیگر ضروریات تعلیم کا مہیا کرنا نہایت مشکل بلکہ قریباً قریباً ناممکن ہو گیا ہے، مجبوراً اسے قرض اٹھانا پڑتا ہے، جو مدت العمر تک ادا نہیں ہوتا، کیونکہ تعلیم یافتہ طبقہ کی بیکاری کی وجہ سے بچے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ملازمت تو حاصل نہیں کر سکتے، ان سے کوئی دوسرا کام ہونا خیال است و محال است و جنوں والا معاملہ ہے۔

ہم نے کتابوں کی مہنگائی اور کتب فروشی کی گراں فروشی "لیگالائزڈ پلنڈرنگ" اور "کھائی بھلی کہ مائی" کے زیر عنوان متعدد آرٹیکل شائع کئے اور سررشتہ تعلیم کے ذمہ دار افسروں کو متوجہ کرتے رہے، کہ درسی کتابیں چھاپنے والی فرمیں غریب پبلک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہی ہیں جس سے ان کے مالک تو مالا مال ہو گئے ہیں، لکھ پتی بن چکے ہیں، لیکن پبلک پر انہوں نے عرصۂ حیات تنگ کر دیا ہے ہم بار بار صحیح طور پر لکھ چکے ہیں، کہ درسی کتب چھاپنے اور بیچنے والی فرمیں سو فی صدی منافع حاصل کر رہی ہیں بلکہ بعض حالتوں میں یہ منافع اس سے بھی دگنا چوگنا ہو جاتا ہے، شکر ہے کہ ہماری چیخ پکار کو قابل التفات اور جائز سمجھا گیا، چنانچہ حکومت نے اس منظم لوٹ کو ختم کرنے کیلئے درسی کتب چھاپنے کے جدید قواعد و ضوابط مرتب کئے ہیں، ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور اب حکومت کے ارباب حل و عقد اور سررشتہ تعلیم کے ذمہ دار افسروں کو بادب اور بڑے زور سے متوجہ کرتے ہیں، کہ درسی کتابوں کی چھپائی اور فروخت کا خواہ کوئی طریقہ بھی اختیار کیا جائے، پبلک کو ایک روپیہ میں ایک ہزار صفحہ ملنا چاہئے، کیونکہ اس سے ٹھیکیدار فرموں کو اس سے ڈیوڑھے صفحے گھر پڑتے ہیں۔ نئے سرکاری قواعد کے متعلق سرکاری اعلان اسی اشاعت میں دوسری جگہ چھاپ دیا گیا۔

لوٹ کا ایک تازہ واقعہ - درسی کتابوں کی لوٹ کا ایک نمونہ بطور مشتے نمونہ از خروارے ذیل میں درج کیا جاتا ہے، میٹریکولیشن کلاسز کیلئے حال میں ایک انگریزی کورس مقرر کیا گیا ہے، جس کا نام "تھری اولڈ ٹیلز" یعنی تین پرانی کہانیاں ہیں، ایک کہانی اس کتاب میں الف لیلہ کی "کابلر آف قائرو" یعنی قاہرہ کا کفش دوز، دوسری کہانی کلیلہ دمنہ سے اور علیٰ ہذا القیاس، تیسری کہانی بھی الف لیلہ کی کہانیوں سے لی گئی ہے، بالفاظ دیگر پرانے قصوں کو نیا لباس پہنانے اور نئے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی گئی ہے، کتاب بے زیادہ سے زیادہ ۲ر کی لاگت خرچ آسکتی ہے، لیکن اس کی قیمت ۱۰ر (دس آنہ) رکھی گئی ہے، مؤلف کا بیان ہے، کہ پبلشر اس کے در دولت پر آیا، اور اس قسم کی کہانیاں انتخاب کر کے نئے لباس میں پیش کی جائیں، جس سے اندازاً لاکھ روپیہ بآسانی کمایا جا سکتا ہے، کیونکہ میٹرک کے امیدوار ہر سال بیس پچیس ہزار سے کم نہیں ہوتے، چونکہ ۴ سال تک یہ کورس میٹرک کے طلبا کے لئے مقرر ہو چکا ہے، اس لئے لاکھ روپیہ سے کم منافع کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا، جس کو بہت سی باختیار کالی بھیڑیں بحصہ رسدی تقسیم کر کے کھاتی ہیں لیکن یہ کتاب صرف دنگ کا ایک دانہ یا مشتے نمونہ از خروارے ہے، ایسی سینکڑوں کتابیں درسی نصاب میں داخل ہیں، لیکن اس دودھ دینے والی گائے کی دھاریں وہی خوش قسمت لوگ لے سکتے ہیں، جو یونیورسٹی کے سینٹ پر قابض ہیں، اور جن کی ملی بھگت غریب پبلک کیلئے بلائے بے درماں ہیں اور وبال جان بنی ہوئی ہے۔

.....

ہاں سرکاری اعلان سے ظاہر ہوتا ہے کہ نئے قواعد ۲ سال کے بعد نافذ العمل ہوں گے، جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ ابھی ۲ سال تک موجودہ لوٹ مار جاری رہے گی، پبلک اس اعلان کو تو کلیجے پر پتھر رکھ کر برداشت کرے گی، لیکن اگر اس کے بعد بھی اس لعنت کا خاتمہ ہو جائے تو بھی ہم اسے غنیمت سمجھینگے۔

امید ہے کہ سر حود سری شہاب الدین صاحب جیسے روشن خیال اور ہمدرد خلائق وزیر تعلیم کے عہد وزارت میں اس ناجائز لوٹ مار کا خاتمہ ہو جائے گا، کیونکہ سر موصوف پرلے درجے کے بیدار مغز، بلند پایہ، مدبر، معاملہ فہم اور زمانہ شناس ہونے کے علاوہ غریب پرور اور عامۃ الناس کے سچے بہی خواہ بھی ہیں۔ وہ معاملہ کی تہ تک پہنچنے کی اہلیت رکھتے ہیں، اگر وہ درسی کتب فروشوں کی سر بفلک عمارتوں، عالی شان بلڈنگز اور موٹروں، ملازموں کے شاہانہ سلسلوں سے ہراساں نہ ہونگے، تو انہیں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نظر آجائے گا، اور ہماری آواز کی صداقت کو جانچتے ہوئے کوئی ایسی تجویز پیدا کریں گے کہ جس سے مفاد عامہ کو فائدہ پہنچے۔ اور پبلک اس سے نجات حاصل کرے۔ (پیسہ اخبار)

انگریزوں کی چند خوبیاں

ایک اخبار میں "میں نے ولایت میں کیا دیکھا؟" کے ہیڈنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ایک شخص کا مضمون پڑھا تھا، جس کا میرے دل پر کہرا اثر ہوا میں اپنے پاٹھکوں کے لابھ کیلئے اس لیکھ کو نیچے درج کرتی ہوں۔ وہ لکھتے ہیں :—

"ہندوستان میں رہتے ہوئے ہمیں اس بات کا کبھی دھیان ہی نہیں آتا کہ ہم لوگ مناسب اور مہذبانہ برتاؤ کے معاملہ میں بھی یورپ والوں سے پیچھے پڑے ہوئے ہیں انگلینڈ میں کافی جان پہچان کے بعد بھی کوئی آپ سے آپ کی عمر، آمدنی، شادی اور کنبہ وغیرہ کے بارے میں کوئی سوال نہیں کرے گا، یہ ذاتی باتیں ہیں، اور ان کے بارے میں کوئی پوچھ یا چھ کرنا بُرا سمجھا جاتا ہے، جس طرح ہندوستان میں ایک ساتھ جانے والے دو راہگیر ایک دوسرے کے کنبے کا تمام حال پوچھ ڈالتے ہیں، ویسا انگلینڈ میں ممکن نہیں ہے، ہمارے ایک دوست انگلینڈ پہنچنے کے پہلے ہفتہ میں تھینک یُو، تھینک یُو یعنی شکریہ سے اتنا تنگ آ گئے کہ ایک دن اچانک ان کے منہ سے نکل پڑا، "ہے تیرے تھینک یو کی" اگر کسی کو دس بیس آدمیوں کی بھیڑ میں سے نکلنا پڑے تو بہت دفعہ معاف کیجئے" کہنا اور سننا پڑے گا، ہم ایک بار سڑک پر چلے جا رہے تھے، کہ ایک لڑکی اور اس کی ماں ہمارے پاس سے گذری، لڑکی کی عمر قریباً ۴ سال کی ہوگی، غلطی سے اس کا ہاتھ ہمارے کوٹ سے چھو گیا، اس کی ماں اس بچی پر اتنی بگڑی کہ وہ ہمارے پاس آئی اور رو کر کہنے لگی" مجھے افسوس ہے" ہمیں بہت حیرانی ہوئی اور ہم نے اس لڑکی کو اس کی ماں کے پاس بھیجدیا، انگلینڈ میں ماں باپ اپنے بچوں کو مہذبانہ برتاؤ سکھاتے ہیں۔

بہت دنوں کی تربیت کے بعد وہاں کے لوگوں نے یہ سیکھ لیا ہے، کہ سب کی بہتری کیلئے یہ ضروری ہے کہ اپنے ہی آرام کا نہیں، بلکہ دوسروں کے آرام کا بھی خیال رکھنا چاہئے، رات کے ۱۱ بجے کے بعد کوئی بھی گراموفون یا پیانو نہیں بجاتا اگر کوئی رات کو گھر میں دیر سے آتا ہے، تو چپ چاپ دبے پاؤں چلتا ہے، کیونکہ اُسے بار بار اس بات کا خیال رہتا ہے، کہ کہیں کسی سونے والے کی نیند میں خلل نہ پڑ جاوے، ہمارے ملک میں ان باتوں کا بہت کم خیال رکھا جاتا ہے۔

تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ ہم دہلی کے ایک مکان میں سوئے ہوئے تھے، رات کے ٹھیک ۱۱ بجے پاس کے مکان میں دو عورتوں میں جھگڑا ہو گیا، تھوڑی دیر بعد اُن کے خاوند آئے، اور انہوں نے ان عورتوں کو پیٹنا شروع کر دیا، عورتوں نے غصے میں گھر کے مٹی کے گھڑے توڑ ڈالے، پاس کے مکان میں دو آدمیوں نے چلانا شروع کر دیا، پولیس پولیس اور چند منٹوں میں ہی سینکڑوں آدمی جمع ہو گئے، نتیجہ یہ نکلا کہ رات کے ایک بجے تک محلے کا ایک آدمی بھی نہ سو سکا، انگلینڈ میں ایسا ہونا بہت ہی مشکل ہے۔

اگر صبح ۶ یا ۷ بجے گھر سے باہر نکلیں تو دیکھیں گے کہ ہر گھر کے دروازے پر دودھ کی بوتلیں رکھی ہوئی ہیں، ڈیری کی موٹر دن نکلتے ہی ان بوتلوں کو مقررہ گھروں میں پہنچا دیتی ہیں ناشتہ تیار کرنے کے وقت یہ بوتلیں اُٹھا کر اندر رکھ لی جاتی ہیں ایک دو جگہ پر ہم نے دیکھا کہ رات کے وقت خالی بوتلوں کے ساتھ ایک ہفتہ کے دودھ کی قیمت بھی دروازے کے باہر رکھ دی جاتی تھی، اور وہ ٹھیک ٹھیک ڈیری تک پہنچ جاتی تھی۔

ہمیں شرم کے ساتھ اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا، کہ ہمارے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں بھی یہ بات ممکن نہیں ہے ہمیں انگلینڈ میں پانچ چھ خاندانوں کے ساتھ کئی کئی مہینے تک رہنا پڑا، کمرے، بکس، یا الماری میں کبھی تالا نہ لگایا، پھر بھی ایک پیسے کی چیز کی کبھی چوری نہیں ہوئی، ہمارے ساتھ رہنے والے ہندوستانی طلبا نے بھی کبھی اس طرح کی شکایت نہیں کی، ہاں ایک بار لنڈن کے ایک ہندوستانی ہوٹل کے رہنے والے وارڈ نے ہم سے کہا کہ مجھے یہ بتلائے ہوئے دُکھ ہوتا ہے کہ ہمارے ہوسٹل میں کبھی کبھی چوری بھی ہو جاتی ہے، اپنے ملک کی عزت بچانے کے خیال سے ہم اس بات کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور چپکے چپکے ہی اپنے بچوں کے چال چلن پر سے اس دھبے کو دور کرنے کی حسب توفیق کوشش کرتے ہیں۔

آج کل انگلینڈ کی ترقی بہت کچھ وہاں کے بچوں کی تعلیم پر موقوف ہے، ۵ سال سے لے کر ۱۴ سال کی عمر تک کے لڑکے لڑکیوں کیلئے تعلیم مفت اور لازمی ہے، ۲ سال سے ۵ سال تک کے بچوں کیلئے بھی ابتدائی سکول جاری ہیں، جو نرسری کہلاتے ہیں، ان سکولوں میں بچوں کو ٹھیک طرح اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، بدن صاف رکھنا، کپڑے پہننا، کھانا، گانا، ناچنا وغیرہ سکھایا جاتا ہے، ۵ سال سے ۷ سال کی عمر تک کے بچوں کے لئے انفنٹ سکول ہیں، جہاں کھیل میں کچھ پڑھنا لکھنا اور تھوڑی سی ڈرائنگ بھی سکھلا دی جاتی ہے، پھر ۷ سے ۱۱ سال تک کی عمر کے بچوں کیلئے جونیئر سکول ہیں اور ۱۱ سے ۱۴ سال کی عمر تک کے بچوں کیلئے سینئر سکول ہیں، اس کے علاوہ بہت سے سیکنڈری سکول، کالج اور یونیورسٹیاں ہیں، قوم کے لیڈر پیدا کرنے کیلئے امیر آدمیوں کے واسطے ایک خاص قسم کے سکول ہیں جو پبلک سکول کہلاتے ہیں، گذشتہ ۵۰ سالوں کے اندر تعلیم نے ملک کی کایا ہی پلٹ کر رکھدی ہے"

کاش کہ ہمارے اہل ملک میں بھی یہ اعلیٰ خوبیاں پیدا ہو سکیں۔

(ماخوذ)

حفظانِ صحت

فاضل شمعون کا قول ہے کہ۔ درد دندان ولثہ کو دور کرنے کیلئے اور بلغم کو دانتوں سے جذب کرنے کیلئے شحم حنظل جیسی کوئی عمدہ چیز نہیں ہے، لہٰذا حنظل کو کام میں لانا مواد بلغمی کو جذب کرنے میں مکمل امداد کرتا ہے بلکہ تمام بدن کی بلغموں کو جذب کرتا ہے۔

ابن سرابیون کا تجربہ ہے جس کی ہم بھی تائید کرتے ہیں، کہ مریض خناق کو جب منہ سے کف (جھاگ) آنی شروع ہو تو اس کی نجات محال ہو جاتی ہے، جب تک کف منہ سے نہیں آتی، امید مخلصی کی رکھنی چاہیئے، مگر کف کا آنا علامت بد سے ہے۔

موسیٰ طبیب کا تجربہ ہے کہ مریض بہرہ پن کے لئے سب سے مفید اور عمدہ چیز روغن بید انجیر ہے۔ روغن بید انجیر کو نیم گرم کر کے کان میں ڈالنا بہرہ پن کو دور کرتا ہے۔

علامہ رؤفس کا قول ہے کہ مرض صرع کے مریض کو جب گردن یا سر پر برص یا بہق پیدا ہو جائے، تو یقین کرنا چاہیئے، کہ اب صرع سے شفا حاصل ہوگی۔

ایک نوجوان آٹھ سال سے مریض صرع تھا، ہر قسم کے علاج کے بعد خدائے تعالیٰ کی قدرت سے اس کی گردن پر برص نمودار ہوا، جب برص ہوا تو پھر صرع کا دورہ بند ہو گیا۔

جریان اور سرعت انزال کا مجرب نسخہ

مازو سبز ۶ ماشہ۔ عقرقرحا ۶ ماشہ۔ دانہ الائچی کلاں ۲ تولہ تخم ریحاں ۳ تولہ۔ مصطگی رومی تولہ۔ کوٹ چھان کر ۲ ماشہ ہمراہ پاؤ بھر دودھ صبح یا شام ۴ بجے نہار منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماجیوں کی شادیوں کا مسوّدہ قانون

مسلمانوں کو فی الفور بیدار ہونا چاہئے

(از سر محمد یعقوب صاحب ممبر اسمبلی)

لیجسلیٹو اسمبلی کے گزشتہ اجلاس شملہ میں کانگرس پارٹی کے ممبر ڈاکٹر کھارے کی جانب سے قانون ازدواج آریہ سماجیوں کے قانون ازدواج کا ایک مسودہ پیش ہوا ہے جو اب تک معرض بحث میں ہے اور دہلی کے اجلاس میں غیر سرکاری قوانین کی پیشی کی تاریخ پر سب سے پہلے اس پر مباحثہ ہوگا، ابتدا میں جب یہ مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کیا گیا، تو اس وقت یہ کہا گیا تھا، کہ اس کا تعلق محض آریہ سماجیوں کی شادیوں سے ہے، اسواسطے مسلمان ممبران اسمبلی نے واقعات پر گہری نظر نہیں ڈالی اور ڈاکٹر کھارے نے ایک خاص ترکیب کی، کہ اس مسودہ قانون کی جانچ کے واسطے جو منتخبہ کمیٹی تجویز کی، اس میں کسی مسلمان ممبر کا نام نہیں رکھا، اس وجہ سے مسلم ممبروں کو اس پر غور کرنے کا کوئی موقعہ نہیں ملا مجلس منتخبہ کی رپورٹ کے بعد اب جو وہ مسودہ قانون پاس کئے جانے کے واسطے اسمبلی میں پیش ہوا۔

اس وقت اس کی دفعات پڑھ کر میں نے یہ محسوس کیا، کہ اس کا اندرونی مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان عورتوں کو آریہ مذہب اختیار کرنے کی ترغیب اور سہولت پیدا ہو اور جب دیگر مسلم ارکان اسمبلی سے اس کے متعلق تبادلہ خیالات کیا گیا، تو کانگرس پارٹی کے تین مسلمان ممبروں کے سوا باقی تمام مسلمان ممبر میرے ہم خیال معلوم ہوئے اور جو ترمیم مسلمانوں کو اس قانون کی زد سے بچانے کے لئے میں نے پیش کی ہے، سب نے اس کی تائید کی، اور پنڈت کرشنا کانت صاحب مالوی ممبر اسمبلی برادر زادہ پنڈت مدن موہن صاحب مالوی کی تقریر سے اس تقریر کو پاس کرانے کا مقصد اصلی ظاہر ہو گیا۔

مسلمانوں کی آگاہی کے واسطے اس مسودہ قانون کی دفعہ ۲ و دفعہ ۳ کا ترجمہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

دفعہ ۲۔ اس ایکٹ کے خلاف کوئی شادی شدہ (خواہ وہ کسی قانون یا رسم و رواج کی موجودگی میں بھی ہو) جو ایکٹ کے نافذ ہونے سے پیشتر یا بعد میں ان فریقین کے درمیان ہوگی، جو شادی کے وقت آریہ سماجی ہونگے ناجائز نہیں ہوگی، اور نہ کبھی وہ شادی اس وجہ سے ناجائز خیال کی جائے گی، کہ فریقین کسی وقت میں ہندوؤں کی مختلف ذاتوں یا مختلف گوتوں سے تعلق رکھتے تھے یا یہ کہ فریقین میں سے ایک یا دونوں کسی وقت میں ہندو مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کے پیرو تھے۔

اس دفعہ کے بشکل قانون پاس ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا، کہ اگر کوئی مسلمان عورت کسی وجہ سے اپنے شوہر سے نارضامند ہو اور چونکہ بدقسمتی سے خدا کا قانون اسلام ہندوستان میں نافذ نہیں ہے، اسواسطے وہ شوہر سے نجات حاصل کرنے کے واسطے آریہ ہو جائے اور آریہ ہو کر کسی آریہ مرد کے ساتھ شادی کرے، تو وہ شادی جائز قرار دی جائے گی۔ حالت موجودہ میں اگر کوئی عورت آریہ ہو جائے، جب بھی اس کی شادی آریہ مرد کے ساتھ جائز نہیں ہو سکتی، دوسرا نتیجہ اس کا یہ ہوگا، کہ اگر کوئی آریہ عورت بطیب خاطر مسلمان ہو جائے۔ جب بھی آریہ شوہر کی زوجیت سے خارج نہیں ہوگی، اور وہ جس طرح چاہے گا، اس کے ساتھ برتاؤ کریگا۔ حالانکہ شرعاً مسلمان ہوتے ہی وہ آریہ کی زوجیت سے خارج ہو جاتی ہے، میں نے ترمیم پیش کی ہے کہ دفعہ ۲ کے آخر کے الفاظ " یا یہ کہ فریقین میں سے ایک یا دونوں کسی وقت میں ہندو مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کے پیرو تھے " حذف کر دئے جائیں۔ اگر یہ ترمیم منظور ہو جائے تو مسلمان قانون کی زد سے محفوظ ہو جاتے ہیں

دفعہ ۳ مسودہ قانون کا ترجمہ یہ ہے :-

(دفعہ ۳) فریقین کی جائداد کی وراثت اور ان کی اس اولاد کے مسئلہ کا فیصلہ (جو اس قسم کی شادی سے پیدا ہوں۔ جو دفعہ ۲ کی عدم موجودگی میں ناجائز قرار پائے) قانون وراثت ہند ۱۹۲۵ء کے ماتحت ہوگا۔

اس دفعہ کے پاس ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا، کہ مسلمان عورت آریہ ہونے کے بعد بھی اپنے والدین اور دیگر صلبی رشتہ داروں کی وارث ہو سکے گی۔ اور اسی طرح اس کی اولاد کو حق پہنچے گا۔

ان دفعات کے مطالب کے متعلق میں نے جو رائے قائم کی ہے اس کی تائید آنریبل مسٹر جسٹس سر شاہ محمد سلیمان صاحب چیف جسٹس و آنریبل مسٹر جسٹس نعمت اللہ صاحب جج ہائیکورٹ الہ آباد کی رائے سے بھی ہوتی ہے، جو انہوں نے اس مسودہ قانون پر تحریر فرمائی ہے، اور جس کا حوالہ میں نے اسمبلی میں اپنی تقریر میں دیا تھا، لیکن مسٹر آصف علی صاحب ممبر اسمبلی کی جو کانگرس پارٹی کے ایک معزز رکن اور عہدہ دار ہیں، اور جنہوں نے میری رائے کے خلاف اسمبلی میں اس قانون کی تائید میں تقریر بھی فرمائی ہے، نیز کانگرس پارٹی کے باقی دو مسلمانوں میں قاضی محمد احمد صاحب کاظمی اور ڈاکٹر خان صاحب کی یہ رائے ہے کہ مسلمانوں پر اس قانون کی زد نہیں پڑتی، چونکہ یہ اہم مسئلہ ہے، جس میں شرعی نقطۂ نظر کو بھی بہت کچھ دخل ہے، اس واسطے تعلیم یافتہ اور اہل الرائے مسلمانوں سے علی العموم اور علمائے کرام سے علی الخصوص میری یہ استدعا ہے، کہ وہ بذریعہ اخبارات جلد سے جلد اس قانون پر اپنی رائے کا اظہار فرمائیں اور یہ بتائیں کہ اس قانون کی زد مسلمانوں پر پڑتی ہے یا نہیں، اور آیا مسلمان ارکان اسمبلی کو اس کی مخالفت کرنی چاہئے یا نہیں۔ اور اگر شرعی نقطۂ نظر سے بھی مسلمان اس قانون کی زد میں آتے ہوں، تو ان حضرات علماء سے جو کانگرس کو ہندوستان کی نجات کا ذریعہ خیال فرماتے ہیں، یہ درخواست ہے کہ کانگرس پارٹی کے ارکان اسمبلی پر اپنا اثر استعمال کر کے انہیں اس پر رضامند کریں کہ وہ میری ترمیم کو منظور کر لیں، ورنہ ہم کو صاف بتایا جائے، کہ ہم اس قانون کی مخالفت نہ کریں، نیز تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ اس قانون کے خلاف پبلک جلسے کر کے ریزولیوشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبش کے تمدنی و معاشرتی حالات

ایبی سینیا پر ۱۶ سو سال سے عیسائی فرمانروا حکومت کرتا ہے، ایبی سینیا کا دوسرا نام ایتھوپیا ہے اور مسلمان اس کو حبشہ کے نام سے مخاطب کرتے ہیں، عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض مسلمانوں نے جو کفار عرب سے تنگ آچکے تھے، شاہ ایبی سینیا کی پناہ لی، اس وقت وہاں کے بادشاہ کا نام نالش تھا، جو مسلمانوں کے ساتھ عمدہ سلوک سے پیش آیا، چنانچہ وہاں مسلمان آباد ہو گئے۔

ایبی سینیا کی رعایا بڑی بہادر اور محب الوطن ہے ان کے رسم و رواج سادہ اور رجعت پسندانہ ہیں، رعایا میں مسلمان اور عیسائیوں کی تعداد زیادہ ہے جو پہاڑوں میں آباد ہیں۔ یہ دو طبقوں پر منقسم ہیں، مہذب اشخاص شہروں میں آباد ہیں، اور پہاڑیوں کا مذہب عام طور پر عیسائی ہے اور ان کے رسم و رواج بھی رجعت پسندانہ ہیں، شادی کی قدر تی اہمیت کا وہاں کوئی خیال نہیں کیا جاتا، بلکہ شادی اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ کھیتوں میں کام کرنے والے افراد میں زیادتی ہو سکے، شادی شدہ عورت سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے، وہ اپنے والدین کے نام کو اختیار نہیں کرتا وہاں اپنے کو آزاد نام سے مخاطب کرنا پسند کرتے ہیں، انہیں ان کی والدہ کی جانب سے ورثہ ملتا ہے، باپ کے ساتھ کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی، ایبی سینیا کے قوانین ہر امیر و غریب پر یکساں ہیں، عورت و مرد روزمرہ کے کام کو تقسیم کر لیتے ہیں، عورتوں کو لکڑیاں بھارنی اور پانی بھرنا پڑتا ہے، اور اس کام کیلئے انہیں دور جانا پڑتا ہے، اور اسکو پھر کھیتوں میں لیجانا پڑتا ہے، پکانے میں ان کو ہوشیاری سے کام لینا پڑتا ہے، کھانے کی رسمیں نرالی ہوتی ہیں، مثلاً مہمان اور گھر کے آدمیوں کو مرغ کے بارہ حصے کر کے خاص خاص حصہ منقسم کرنا پڑتا ہے، لیکن پکانے کے لئے مرغ عورت ذبح نہیں کرتی، شراب سازی، چٹائی سازی، اور ظروف سازی کا کام عورتیں سرانجام دیتی ہیں، پارچہ بافی کا کام ان کے فرائض میں داخل نہیں، اس کام کو خاص خاص خاندان سرانجام دیتے ہیں،

سلائی، کشیدہ کاری اور زردوزی کا کام مرد کرتے ہیں، بھوک سے مرد مر جائیگا لیکن دانہ کبھی نہ لے گا کیونکہ عورت کا کام مرد کیسے کر سکتا ہے، پرستش گاہ میں بھی زن و مرد کے مختلف مراتب رکھے گئے ہیں۔

ایبی سینیا میں بڑی صفت مہمانداری اور اتحاد عمل کی پائی جاتی ہے، مہمان نوازی میں ایبی سینیا کے باشندے مشہور ہیں، اور ان کا مجلسی اتحاد موجودہ دنیا کیلئے قابل نمونہ ہے بچہ کے پیدا ہونے پر ہمسایہ اس کے گھر کام میں حصہ لیتے ہیں، اور گھر کے آدمیوں کیلئے خوراک بہم پہنچاتے ہیں شادی کے وقت جس قدر آدمیوں کو دعوت دی جاتی ہے وہ شادی شدہ جوڑے کو تحفہ تحائف پیش کرتے ہیں، اور اس کی قیمت ایک ڈالر سے کم نہیں ہوتی، اور اس سے کم کو پسندیدہ خیال نہیں کیا جاتا،

اس نئے جوڑے کو اس کے گھر والوں کی جانب سے گزر اوقات کیلئے زمین وغیرہ بھی دیجاتی ہے، اور کسی معاوضہ کی تمنا نہ رکھتے ہوئے اس کے ہمسایہ محلہ کے لوگ اس کیلئے مکان کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں اور عورتیں دلھن کو گھر پہنچانے اور کھانا پکانے وغیرہ میں امداد بہم پہنچاتی ہیں گویا ایبی سینیا کی رعایا میں اتحاد کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

شادی کے متعلق ایبی سینیا میں متعدد قوانین رائج ہیں، غلام یا لونڈی سے شادی کرنا حقارت آمیز سمجھا جاتا ہے، وہاں چار مختلف قسم کی شادی کا قاعدہ ہے، ان میں تین قوانین مسیحی مذہب سے مختلف ہوتے ہیں، اور مجلسی رسم و رواج پر ان کا زیادہ تر انحصار ہے، پہلی شادی مذہب کے عین مطابق ہے، جس کی رسم مذہبی پیشوا اعلیٰ خاندان کی طرف سے ادا کی جاتی ہے، اور اس شادی میں مقررہ وجوہات کے بغیر عورت کو آزاد نہیں کیا جا سکتا۔ قصور ثابت ہونے پر جبتک طلاق شدہ عورت سے توبہ نہ کی جائے دوسری شادی نہیں ہو سکتی، شوہر کی وفات کے بعد دس ماہ تک ماتم کئے بغیر شادی نہیں ہو سکتی، باپ کو زبردستی بیٹے یا بیٹی کی شادی کے لئے مجبور کیا جا سکتا ہے، اور ۲۵ سالہ نیک لڑکی اپنی شادی کیلئے اپنے والدین پر زور ڈال سکتی ہے

دوسری شادی کو پسندیدہ خیال نہیں کیا جاتا، اور تیسری دفعہ جو شادی کرتا ہے اس کو زیادہ بدنامی سے دوچار ہونا پڑتا ہے، بلکہ اس کو ذات سے خارج کر دیا جاتا ہے

دوسری قوم کے ساتھ شادی کرنے کو ایبی سینین بچہ کہتے ہیں، بچہ سول میرج کے مانند ہوتا ہے لیکن اس کو دعا دینے کیلئے پادری کو مدعو کیا جاتا ہے۔

تیسری قسم کی شادی اس شرط کے ساتھ کی جاتی ہے، کہ اس شادی سے جو بچہ پیدا ہو تب بھی شادی برقرار رہے ورنہ شادی خود بخود منسوخ ہو جاتی ہے اس قسم کی شادی سول میرج ایکٹ کے زیر تحت بغیر دھوم دھام کے کی جاتی ہے۔

چوتھی قسم کی شادی کو "ڈوملوز" کہتے ہیں، جو اصلی طور پر باقاعدہ داشتہ کے طور پر ہوتی ہے، اس قسم کی شادیوں میں شادی کی مدت اور اس کے معاوضہ میں مطلوبہ رقم کا اظہار پہلے ہی سے کر دیا جاتا ہے، شوہر گواہوں کے سامنے یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ وفادار ثابت ہوگا، اور بیوی کو خوراک وغیرہ کے علاوہ سالانہ یا ماہواری رقم ادا کرتا رہے گا۔

مذہبی رسم و رواج کے مطابق طلاق مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر دی جا سکتی ہے:-

(۱) شوہر اور اہلیہ معبودگان کے سپرد کر دیجائے (۲) اولاد پیدا کرنے کی اسپرٹ نہ ہو، بیوفا ہو (بیوفائی کا مستند ثبوت ہونا لازمی ہے) (۳) ہر دو میاں بیوی ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کرتے ہوں (۴) تندرستی حاصل نہ کر سکے، کسی ایسے مرض میں دونوں میں سے ایک بیمار ہو یا جیل کی طویل سزا دی گئی ہو یہ مذہبی طور پر طلاق دینے کی مستحق ہیں۔

ان کے علاوہ دیگر ہر ایک قسم کی شادیوں میں آسانی سے طلاق حاصل کی جا سکتی ہے، طلاق دہندہ شوہر اپنی اہلیہ کو اس کے والدین کے گھر بھیجدیتا ہے اور ملکیت کے حصہ کو دن مقرر کرنے کیلئے خسر سے استدعا کرتا ہے، اس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے شادی شدہ جوڑے کے درمیان جو شخص رخنہ اندازی کا باعث ہوتا ہے، اس کو بھی سزا دینے کیلئے قانون میں ایک دفعہ رکھی جاتی ہے، یہ رسم و رواج صرف عیسائیوں کے ہیں، باقی مسلمانوں کے رسم و رواج ان کی شریعت کے مطابق ہیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نصلی علی رسولہ الکریم

مشہور و معروف قادیان

اللہ بخش سٹیم پریس

جس کے مالکان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (فداہ ابی وامی) کے دست مبارک سے کاپیاں اور پروف لیکر چھاپنے نیز سلسلہ کے اکثر کتب کے چھاپنے کا فخر حاصل ہے اور جنہیں سلسلہ کے جملہ رسائل واخبارات مثلاً

الحکم۔ بدر۔ الفضل۔ تشحیذ الاذہان۔ ریویو آف ریلیجنز (اردو)

نور۔ فاروق۔ مصباح۔ تعلیم الدین وغیرہ۔ اور قرآن شریف

بطرز یسرنا القرآن معرا و مترجم۔ قاعدہ یسرنا القرآن پارہ جاتی چھاپنے کا فخر حاصل ہے۔ ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست ٭ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آجکل جبکہ غیر احمدی پریس احمدی لٹریچر چھاپنے سے تامل اور انکار کرتے ہیں۔ احباب اپنے اس دیرینہ خادم اور سلسلہ کے قدیمی مطبع

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

کو یاد رکھیں جس میں کتابت۔ طباعت۔ بک بائنڈنگ وعدہ پر عمدہ اور بارعایت کیجاتی ہے نیز مارکیٹ کے نرخوں پر ہر قسم کا کاغذ بھی مہیا کیا جاتا ہے۔

مینجر اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

(مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان)

ریویو منشی کرم علی صاحب خوشنویس نے تین عدد قطعات "الیس اللہ بکاف عبدہ"۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ "الحمد للہ رب العلمین" نہایت خوبصورت چھپوائے ہیں۔ اپنے کمروں کو مزین کرنے کے لئے بہترین روحانی چیز ہے، کوئی احمدی کمرہ اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ قیمت رنگین تین کے چار آنے، سادے تین کے دو آنے۔ ملنے کا پتہ:۔ منشی کرم علی صاحب احمدی کاتب ریویو اردو قادیان (پنجاب)

وصیتیں

وصیت نمبر ۴۶۳۴

منکہ مستری غلام محمد ولد غلام رسول صاحب قوم ورک پیشہ دوکانداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ اکتوبر ۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے، ریلیف فنڈ کوئٹہ سے مبلغ ۴۰۰/- روپیہ قرض حسنہ لیکر دوکان ٹرنک سازی کھولی ہے، اس وقت میری ماہوار آمدنی ۲۵/- روپیہ ہے، میں بقائمی ہوش وحواس وصیت کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ بہشتی مقبرہ کو ادا کرتا رہوں گا اور میری وفات کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی، اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد غلام محمد موصی گواہ شد نورالدین احمدی تاجر صدر مسجد محلہ ریتی چھلہ قادیان گواہ شد محمد الدین پنشنر وٹرینری انسپکٹر محلہ ریتی چھلہ قادیان بقلم خود۔ ۱۳/۱۰/۳۶

وصیت نمبر ۳۶۳۸

منکہ عبدالرحیم ولد محمد بخش صاحب مرحوم قوم بھنگو جٹ پیشہ باورچی عمر باسٹھ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۴ء ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک خام مکان قیمتی تین صد ۳۰۰/- روپیہ جو کہ چار مرلہ میں ہے، جسکی حدود یہ ہیں، مغرب شارع عام مشرق مکان عبدالعزیز باورچی شمال برکت علی ولد لبھو حجام، جنوب مکان خیرالدین و فرید بخش حجام ڈیوڑھی اور صحن مشترکہ مابین فرید بخش و خیرالدین ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے، جو کہ اسوقت مبلغ ۱۵/- روپیہ ماہوار ہے میں بقائمی ہوش وحواس اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی، اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا فقط مورخہ ۱/۱۰/۳۶ العبد نشان انگوٹھا عبدالرحیم موصی

گواہ شد سراج الدین خادم مسجد اقصیٰ۔ گواہ شد حکیم عطا محمد بقلم خود

مصدقان واقران جائیداد مذکورہ۔ خیرالدین بقلم خود۔ فرید بخش بقلم خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرہ آفاق ادویات!

اکسیر البدن رجسٹرڈ دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں، کیونکہ دل میں نئی اُمنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے، ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خانصاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے مثلاً فالج، پسلی کا درد، پیشاب کا جلن سے آنا، اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام ہوگیا، آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آپکی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے، ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں"

دُنیا میں تو موتی سرمہ کی ہی دھوم مچ رہی ہے!

آج دنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے، ضعف بصر، گرے، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند وغیرہ، غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

ایک جج صاحب بہادر نے بہت سا سرمہ مفت تقسیم کیا

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کا موتی سرمہ ایک سب جج صاحب بہادر کو استعمال کروایا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا فائدہ دیا کہ وہ آپ کے موتی سرمہ کے گرویدہ ہی ہو گئے ہیں، اب وہ غرباء میں بطور کار خیر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا آپ آدھ آدھ تولہ والی بارہ شیشیاں اور ایک شیشی تولہ والی بدیدن خط ہذا بذریعہ وی پی جلد بھیجدیجئے"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے، اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یوہمبین وغیرہ، اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بیچینی، سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ پر قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک صرف بیس عدد ۲/۰ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض کو جسکی عمر ۴۰ سال سے متجاوز ہو چکی تھی، اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی، استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"

اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے، کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، گٹھیا کے درد، عرق النسا کے درد، معدہ کے درد، جگر کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے اکسیر، قصہ کوتاہ! قریباً دو صد امراض کا ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فیشیشی دو روپے چار آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم کے ذریعہ جان بلب مریض کو شفا ہوگئی

جناب مسٹر خلیل الرحمٰن صاحب اپر ایر آبزرویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی، میں اس کی جسقدر بھی تعریف کروں کم ہے یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا ضروری ہے میرے پڑوس میں ایک جان بلب مریض کو اس تریاق سی فوراً شفا ہوئی، اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں، جن میں آڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی، آپ نے ایسی بہترین دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے اگر اسے "زندگی کا رہبر" کہا جائے تو بجا ہے، ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی پی بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیں"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو، زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت تین روپے ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

تین شیشی اور بھیجئے

جناب بابو محمد سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک اچھا پور نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ " میں نے اپنے ایک دوست کیلئے پہلے بھی آپ سے اکسیر لواسیر نامی دوا منگوائی تھی جس سے وہ دوست ایک سال تک بالکل اچھے رہے ان کو دیکھکر اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے، لہٰذا بدیں خط ہذا تین شیشی اکسیر لواسیر اور بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیجئے "

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے، اسی لئے اس کا نام " اکسیر بچگاں " رکھا گیا ہے، اسہال ہر قسم ہیضہ اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل ایزدی تیر بہدف ہے، سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں، یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے، اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے، قیمت فی شیشی صرف دو روپے ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے ۔ ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہے مفرح دل و مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دے گا ایکماہ کی خوراک جس میں پندرہ تولہ دوا ہے، قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، قے، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔

دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بینظیر چیز ہے، قیمت دو روپے محصول ڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پائخانہ صاف نہ ہو، تو تمام گھر کی فضا، اسقدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آ جاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے، اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں، گویا معدہ کی جھاڑو، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے قیمت یکصد گولی دو روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے، پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی، قیمت یکصد گولی صرف دو روپے، محصول ڈاک علاوہ

بتیس سالہ افیون کھانیکی وبا سے نجات مل گئی!

مکرم جناب نور احمد خاں صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر سانبھر لیک سے تحریر فرماتے ہیں کہ " آپ کی مرسلہ افیون چھڑاؤ گولیاں ایک شخص کو استعمال کرائی گئیں، یہ صاحب بتیس سال سے افیون کھانے کی وبا میں مبتلا تھے، ان کا افیون کھانا قریباً قریباً چھوٹ گیا ہے، گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تھوڑی گولیوں کی اور ضرورت ہے، لہٰذا آپ یکصد گولیاں بدیں خط ہذا بھیجدیجئے "

اکسیر حریان

اس نامراد مرض سے بڑھکر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے، سر میں درد، طبیعت سرد، چہرہ زرد، ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے، دل اکتایا ہوا بھوک مری ہوئی، غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے، ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے، اگر اس کی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی، تو بھی تھوڑی تھی، مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت تین روپے علاوہ محصول ڈاک رکھی جاتی ہے۔

بتیس سالہ احتلام جریان اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خاں صاحب مگھال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ جو جناب سے دوا اکسیر حریان منگوائی تھی، اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ ۲۰ سال کے امراض احتلام، جریان، سستی وغیرہ سب جاتی رہی، اللہ تعالیٰ اس ایجاد کیلئے آپ کو جزائے خیر دے "

مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو، تو اس وقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بیچینی ہوتی ہے، وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں، اور پھر اس کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے، لگ جاتا ہے، ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے، جس کی بو سے مچھر اس طرح بھاگتا ہے، جس طرح لاحول سے شیطان، اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے، اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے، دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ۔

بال اکھاڑنے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں، قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

مِلنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آٹھ کتب کا سٹ اکٹھا خریدنے والوں سے بجائے ۱ر کے صرف ۸ع

موتی کوڑیوں کے مول

آٹھ کتب کا سٹ اکٹھا خریدنے والوں سے بجائے ۱ر کے صرف ۸ع

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے جس میں ہندوؤں کے کل عقائد (۱) وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ یاترا (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے، شری گرنتھ صاحب اور بابا نانک رح کے اقوال سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ان عقائد کی بزور تردید کی ہے، اور اس کے خلاف مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل و جان سے موید تھے، مثلاً کلمہ طیبہ (۲) نماز و روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت بابا نانک رح صاحب (۹) حضرت بابا نانک رح کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے، پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل و مبسوط مضمون تاریخی نقطۂ خیال سے درج ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے اور سکھوں کے پانی کی جگہ انہوں نے اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب کی متعلق ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے زبردست ریویو میں ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے، قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک علاوہ۔

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

مضمون نام سے ظاہر ہے اسمیں سکھوں کی مسلمہ کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں مسلمان سکھوں کے ہر آڑے وقت میں کام آتے رہے ہیں سکھ گوروؤں کے پسینہ کی جگہ مسلمانوں نے اپنا خون بہایا، سکھ گوروؤں کی طرف سے مسلمان ہر مشکل میں سینہ سپر ہوئے، یہ رسالہ اسقدر مقبول ہوا کہ اس کے قیمتی مضمون کو بعض سکھ اخبارات نے بھی فخریہ شائع کیا، تاکہ ہمارے سکھ بھائی اپنے دوست اور دشمن کو بہتر سمجھ سکیں، قیمت صرف ۸ر۔ محصول ڈاک علاوہ۔

سکھ اور مسلمان

یہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور کا وہ لیکچر ہے جو گزشتہ سے پیوستہ سال مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا، یہ لیکچر اسقدر مقبول عام ہوا، کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا، ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، اب دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ سے شائع کیا گیا ہے سکھوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے، قیمت فی کاپی صرف آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ

سکھ مسلم اتحاد

یہ جناب ایڈیٹر صاحب موصوف کا وہ لیکچر ہے، جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر دیا گیا، جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سنا، اب دوستوں کے ——— اصرار پر رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب و دیگر سکھ تاریخی کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے، کہ سکھوں کا اگر مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو مسلمانوں سے ہی، سکھ دوستوں کو دینے کیلئے بے نظیر تحفہ ہے، قیمت صرف آٹھ آنے، علاوہ محصول ڈاک۔

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر، آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے، اسلئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں، (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں؟ (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست جگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور بادنے کے روپ میں (۱۰) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۱) رام اوتار (۱۲) دواپر یگ کے اوتار (۱۳) کرشن اوتار (۱۴) بدھ اوتار (۱۵) صداقت اسلام پر پنڈت دیانند کی گواہی وغیرہ وغیرہ، گویا ہندوؤں کی وہ کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں، اور آج تک ان میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان جملہ کتب کا نچوڑ ہے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

آریہ مذہب کی حقیقت

مارچ ۲۳ء میں جبکہ آریوں کی طرف سے راجپوتانہ میں ملکانہ ارتداد کی وبا کا جھکڑ چلا تھا، اس وقت یہ کتاب اس ارتداد کی وبا کو روکنے کیلئے بہترین تریاق ثابت ہوئی تھی، اس کی تاثیر اور اسکی قبولیت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں، کہ مسلم آؤٹ لک، زمیندار، سیاست وغیرہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا کہ آج تک جسقدر کتب اس موضوع پر لکھی گئی ہیں یہ ان سب پر فائق ہے، مجھ سے اجازت لے کر بعض دوستوں نے سندھی اور گجراتی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا، اب یہ مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے پہلے حجم ۸۰ صفحات تھا، اب ۱۰۸ ہے، کاغذ، لکھائی، چھپائی سب اعلیٰ ہے، قیمت غیر مجلد ۶ر جو تقریباً اصل لاگت ہے، ضرورت ہے کہ اس مجرب تبلیغی حربہ کی اشاعت نہایت ہی وسیع پیمانہ پر ہو، اسلئے اس کی قیمت تقریباً اصل لاگت ہی رکھی گئی ہے۔

گائے اور سکھ دھرم ار۔ گورو کی بانی (گورمکھی میں) ار

یہ آٹھ کتب کا سٹ جس کی قیمت پانچ روپیہ ایک آنہ ہوتی ہے، اکٹھا خریدنے والوں سے صرف دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

منگانے کا پتہ:۔ منیجر اخبار نور، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب